مصلحِ امت ممتاز عالمِ دین حضرت علامہ محمد عبد المبین نعمانی صاحب قبلہ کے خطوط

نعتیہ ادب کے جواں سال محقق و ناقد ادیب و شاعر ڈاکٹر محمد حسین مُشاہد رضوی کے نام

مکتوباتِ نعمانی

بنام

مُشاہد رضوی

* مرتب *

محمد اکرم نقش بندی بالاپوری (اورنگ آباد)

/mushahidrazvi1979 @MushahidRazvi mushahid_razvi

مصلح امت ممتاز عالم دین حضرت علامہ محمد عبدالمبین نعمانی صاحب قبلہ کے خطوط
نعتیہ ادب کے جواں سال محقق و ناقد ادیب و شاعر ڈاکٹر محمد حسین مُشاہد رضوی کے نام

مکتوباتِ نعمانی

بنام

مُشاہدؔ رضوی

......☆ مرتب ☆......

محمد اکرم نقش بندی بالاپوری (اورنگ آباد)

عرضِ مرتب

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہٖ الکریم ، اما بعد!!
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے ہر دل عزیز دوست ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی مہاراشٹر کے اردو مرکز شہر مالیگاؤں کے ایک ذہین نعت گو شاعر، قابل محقق اور عمدہ نثر نگار ہیں۔ ڈاکٹر موصوف میرے بعد اورنگ آباد آئے رجسٹریشن کروایا اور ڈھائی سال کی قلیل مدت میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کر کے اپنی سنہری یادیں چھوڑ کر ہم سے رخصت ہو گئے۔ وہ بلا کے ذہین، منکسرالمزاج، اور مخلص دوست ثابت ہوئے۔ علمی، ادبی اور تحقیقی حلقوں میں ان کی ذات غیر متعارف نہیں اردو ادب کی بلند پایہ شخصیتوں سے ان کے مراسم ہیں۔ ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی کے مضامین و مقالات اخبارات و رسائل کی زینت بنتے رہتے ہیں۔ دل شکنی کی حد تک نا قدری کے اس عہد میں انھوں نے نہ ستایش کی تمنا نہ صلہ کی پروا کے مصداق اپنا تالیفی و تصنیفی سفر مسلسل جاری رکھا ہے۔ اب تک ان کی دینی و علمی، شعری و ادبی موضوعات پر مبنی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتب و رسائل کی تعداد ۷۵ ر سے تجاوز کر چکی ہے۔

آپ نے اپنے علمی سفر میں اکابر علماے کرام اور جید ناقدینِ ادب وغیرہا سے متواتر خط و کتابت جاری رکھی، ان کے نزدیک علم سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ علما و ادبا سے تحریری مراسلت بھی ہے۔ اس طرح ان کے ملک و بیرونِ ملک کے بڑے بڑے علما اور ادبا سے خط و کتابت کے ذریعے گہرے مراسم ہو گئے۔ ان کی زنبیلِ حیات میں ان خطوط کی ایک کثیر تعداد محفوظ ہے۔

اہل سنت و جماعت کے ممتاز علماے کرام میں علامہ محمد عبدالمبین نعمانی قادری (بانی رکن

المجمع الاسلامی، مبارک پور) نمایاں حیثیت کے حامل ہیں۔ حضور حافظِ ملت علیہ الرحمہ (بانی جامعہ اشرفیہ مبارک پور) کے خوانِ علم کے خوشہ چین ہیں۔ ادیب، شاعر، محقق، ناقد، مصلح، مدبر، مفکر، مبلغ اور ایک بہترین مخلص انسان ہیں۔ آپ کا شمار اکابر علماے اہل سنت میں ہوتا ہے۔ اصاغر نوازی میں آپ مثالی مقام و منصب پر فائز ہیں۔ اکثر نئے لکھنے والے علما و ادبا کی کتابوں پر نظر ثانی کرنا، ان کی اصلاح کرنا، حذف و اضافہ کر کے ان کی نوک پلک درست کرنا، اشاعتی کاموں کے سلسلے میں مختلف تحریکوں اور تنظیموں کو آمادہ کرنا۔ اصلاحِ معاشرہ کے لیے سنجیدہ اور متین خطابت جیسے کام آپ کی زندگی میں لحہ لحہ دکھائی دیتے ہیں۔

حضرت علامہ محمد عبدالمبین نعمانی قادری صاحب کا ایک اہم رخ خطوط کا جواب دینا بھی ہے۔ فون اور موبائل عام ہونے سے قبل آپ کے ہاں ملک و بیرون ملک سے لگا تار علمی خطوط آتے رہے ہیں۔ حضرت مسلسل ان خطوط کے جواب ارسال کرتے رہے ہیں۔ آپ کے خطوط میں علمی باتیں، اصلاح، دینی و اصلاحی کاموں کے لیے ترغیب، اشاعتی کاموں کے لیے مہمیز اور محبتیں، دعائیں، شفقتیں، پیار اور بہت کچھ تعمیری عناصر دکھائی دیتے ہیں۔

ڈاکٹر مشاہد رضوی نے بھی علامہ نعمانی صاحب قبلہ سے علمی استفادہ کی غرض سے کافی خطوط لکھے اور اکثر خطوط کے حضرت نعمانی صاحب قبلہ نے بہترین انداز میں جوابات لکھے۔ جن میں سے ۲۶ رخطوط جو ان کی فائل میں محفوظ رہ گئے اُن کو یکجا کر کے اس رسالے میں پیش کیا جارہا ہے۔ خطوط سے حضرت کی اصاغر نوازی کا مخلصانہ جذبہ بھی ظاہر ہوتا ہے اور علمی رہنمائی کے لیے سچی لگن بھی۔ ساتھ ہی دینی و علمی کاموں کے لیے آپ نے کس طرح بیداری پیدا کرنے کے لیے اپنے خطوط میں مہمیز لگانے کی سعی بلیغ کی ہے اس کا بھی نظارا کیا جاسکتا ہے۔ صاف ستھری علمی و ادبی زبان میں لکھے گئے یہ خطوط نہ صرف مشاہد رضوی کے لیے رہنمائی کے لیے بہترین ثابت ہوئے بلکہ ہر ایک کے لیے مفید ہو سکتے ہیں، بس! اسی سوچ کو مدنظر رکھ کر آپ حضرات کے خوانِ مطالعہ پر سجانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف!!

واضح ہونا چاہیے کہ علامہ محمد عبدالمبین نعمانی صاحب کے اس کتاب میں پیش کیے ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی کے نام اکثر مکتوباتِ گرامی کے ساتھ ''وضاحت'' بھی درج کر دی گئی ہے۔ جس کا ماخذ ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی کے نام موصولہ مشاہیر کے خطوط کی فائیل میں خود ان کے ہاتھوں سے لکھی گئیں خطوط سے منسلکہ یادداشتیں ہیں۔

میں ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی کا ممنون و مشکور ہوں کہ انھوں نے میرے کافی اصرار پر مصلحِ امت حضرت علامہ محمد عبدالمبین نعمانی صاحب قبلہ کے ان خطوط کی کاپیاں اور خطوط کے ساتھ خود اُن کے ہاتھوں لکھی گئی یادداشتیں فراہم کیں، ساتھ ہی میں جواں سال عالم دین، مایۂ ناز ادیب و محقق، شاعر و مفکر حضرت مفتی توفیق احسن برکاتی مصباحی (چیف ایڈیٹر ماہ نامہ سنی دعوتِ اسلامی، ممبئی) کے لیے سراپا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے اِس کتاب پر اپنا جامع تاثر تحریر فرماتے ہوئے مکتوباتی ادب کے حوالے سے بیش بہا معلومات مہیا کیں۔ مکتوب نگار علامہ محمد عبدالمبین نعمانی صاحب قبلہ اور مکتوب الیہ ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی کے رُخِ حیات و شخصیت کی ہلکی جھلکیاں بھی اپنے تاثر کے ذریعے اجاگر کریں۔ اللہ کریم انھیں صحت و سلامتی بخشے۔ آمین!!

محمد اکرم نقش بندی بالاپوری (اورنگ آباد)
۲۳؍ شوال المکرم ۱۴۳۷ھ

مکتوب نگاری، ایک آرٹ ہے

مفتی توفیق احسنؔ برکاتی، ممبئی

مکتوب ایک قلم برداشتہ، بے تکلف لکھی جانے والی تحریر کا نام ہے اور مکتوب نگاری انشا پردازی کا ایک مستقل شعبہ ہے اور اس کی ادبی ولسانی حیثیت مسلم ہے، تاریخ سلاطین وامم میں بھی اس کی نامزدگی ہے اور احوال ادبا وعرفا میں بھی اس کا تفصیلی بیان موجود ہے، اصناف ادب میں بھی اسے ایک باوقار شخصی صنف کا درجہ حاصل ہے۔ خطوط نگاری کی ایک طویل تاریخ ہے، اگرچہ مقتضیات زمانہ کے لحاظ سے ارسال وترسیل کے ذرائع ضرور مختلف نظر آتے ہیں، نامہ بر کبوتروں کے قصے آج بھی بڑے انہماک سے سنے جاتے ہیں، ان کی ادبی تاریخ بھی ہے اور اسلامی تاریخ بھی، قرآن مجید میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے اس خط کا ذکر ہے جو ملکۂ سبا کے نام ارسال کیا گیا تھا۔ خود پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد سلاطین کو اسلامی دعوت پر مشتمل خطوط بھیجے، جن کے نمونے آج بھی موجود ہیں۔ خط کی ابتدا اس وقت ہوئی جب سے حضرت انسان نے بولنا سیکھا اور شعور قلم نے اسے درختوں کے پتوں، پیڑ کی چھالوں، جانوروں کی ہڈیوں اور پتھروں پر آڑی ترچھی لکیریں کھینچنے کا ڈھنگ سکھایا، تو اسے پیغام کے تبادلے کی راہ ملی اور اس نے خطوط نویسی کا شغل اپنایا۔ انبیا علیہم السلام نے مکتوبات کے ذریعے تبلیغ احکام اور تزکیہ نفس کا کام کیا ہے۔ بعد کے ادوار میں خلفائے راشدین، صحابہ، علما، ائمہ، بزرگان دین نے اس اہم ذریعہ اظہار کو استعمال فرمایا۔ خطوط کے ذریعے مجددین اسلام نے بھی بے بہا تجدیدی واصلاحی کارنامے انجام دیے ہیں، مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور امام احمد رضا قادری کے مکاتیب اس کی واضح مثال ہیں۔ صوفیہ کی جماعت میں سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی، مولانا عبدالرحمن جامی، مرزا مظہر جان جاناں اور شیخ شرف الدین یحییٰ منیری کے خطوط وملفوظات آج بھی زیر بحث رہتے ہیں اور تاریخ تصوف میں ان کی قرار واقعی حیثیت مسلم ہے۔ خطوط کا ایک ذخیرہ مختلف کتب فتاویٰ میں بھی ملتا ہے جو ارباب افتا کے پاکیزہ قلم وفکر کی رہین منت ہیں، کیوں کہ فتویٰ کسی تحریری سوال ہی کے جواب میں تحریر کیا جاتا ہے اس لیے ان مکاتیب کو بھی نظر انداز نہیں

کیا جا سکتا۔ ادبی و مذہبی رسائل و جرائد میں مدیران کے نام بھیجے گئے خطوط بھی اچھی خاصی تعداد میں محفوظ ہیں اور باقاعدہ کتابی شکل میں ان کی اشاعت ہوئی ہے۔ سلاطین مغلیہ میں ''رقعات عالم گیری'' کو نمایاں تاریخی مقام حاصل ہے۔

محققین کا ماننا ہے کہ اردو میں باقاعدہ مکتوب نگاری کے آغاز کا سہرا مرزا غالب دہلوی کے سر ہے جو اپنے خاص اسلوب و آہنگ اور ادبی محاسن کی بنیاد پر انشا پردازی کا اعلیٰ نمونہ تسلیم کیے گئے ہیں، ان خطوط کا انداز نگارش بے حد اچھوتا اور دلکش ہے، خود مکتوب نگار کا دعویٰ ہے کہ: ''میں نے مراسلہ کو مکالمہ بنا دیا ہے۔'' اور یہ دعویٰ غلط بھی نہیں ہے، اسی لیے غالب کے خطوط کو کافی شہرت ملی اور ان کے کئی مجموعے مرتب کر کے شائع کیے گئے ہیں۔ مولانا ابوالکلام آزاد کی کتاب ''غبار خاطر'' کو بھی مکاتیب کے زمرے میں شامل کیا گیا ہے جو انھوں نے ایام اسیری میں بشکل مکاتیب تحریر کیے تھے۔ دیگر ارباب قلم کے مجموعہ ہائے خطوط بھی ہماری ادبی تاریخ کا حصہ ہیں۔ ادبی رسائل نے خطوط نمبر بھی شائع کیے ہیں جن میں نقوش، لاہور کا ''مکاتیب نمبر'' (۱۹۵۷ء) قابل ذکر ہے۔ بلکہ اب باقاعدہ مکتوباتی ادب پر مستقل کتابیں لکھی جا رہی ہیں، ابھی حال ہی میں ڈاکٹر شمس بدایونی کی کتاب ''مکتوباتی ادب'' (صفحات: ۲۳۸) طبع ہوئی ہے جو خطوط نگاری کے تاریخی و ادبی ارتقا پر ایک تحقیقی کتاب ہے۔

خط کا موضوع کچھ بھی ہو سکتا ہے، کیوں کہ یہ خالصۃً اضطراری عمل ہے اور خط کسی وقت بھی تحریر کیا جا سکتا ہے اور کوئی بھی ذریعہ اظہار اپنایا جا سکتا ہے، یہ سب مکتوب نگار کی سوچ اور فکر پر منحصر ہے، البتہ اہل علم و ارباب دانش کے مکتوبات کو موضوعاتی اعتبار سے کئی اقسام میں بانٹا جا سکتا ہے، تاریخ ادب میں ادبی خطوط کا ذکر ملتا ہے، تاریخ اسلام میں دعوتی نکتہ نظر سے لکھے گئے مکتوبات اور تاریخ سلاطین میں شاہی خطوط۔ اور اسی اعتبار سے زبان و بیان اور اسلوب نگارش کا فرق بھی ان میں دکھائی دیتا ہے۔ کسی انسان کی اصل حقیقت کی پرکھ میں یہ مکاتیب کافی اہم مانے جاتے ہیں کیوں کہ ان میں انسان کھل کر بے تکلف گفتگو کرتا ہے اور راز و نیاز سے گریز نہیں کرتا۔

اہل علم کی مکتوب نگاری سے متعلق ممتاز صاحب قلم مشفق خواجہ لکھتے ہیں:

''مکتوب نگاری ہماری علمی و ادبی روایت کا حصہ ہے، اہل علم کا ہمارے یہاں یہ

طریقہ رہا ہے کہ وہ کبھی کسی سوال کے جواب میں، کبھی کسی نکتے کی شرح میں اور کبھی کسی مسئلے کے بیان میں اس ذریعۂ اظہار وابلاغ کو استعمال کرتے آئے ہیں، بلکہ کتنے ہی علمی، ادبی، فکری اور نظری مباحث پر اہل علم وفن کے مابین مکتوباتی مناقشے چلتے رہے ہیں، چناں چہ علمی وادبی سرمایے کی صورت میں ہمارے پاس مکاتیب کا بھی ایک معتد بہ ذخیرہ ریکارڈ پر موجود ہے اور یہ مکاتیب اپنی قدر و قیمت کے لحاظ سے دوسری علمی تخلیقات ونگارشات سے کسی طرح کم نہیں۔'' (نعت اور آداب نعت، مہر منیر اکیڈمی، پاکستان، ص:۳۱)

خطوط کی اور بھی کئی اقسام ہیں، مثلاً تہنیتی خطوط، تعزیتی خطوط، عشقیہ خطوط، لیکن اگر خطوط نویس عام افراد کے ہیں تو انھیں تاریخ میں اہمیت نہ دی گئی، ہاں اہل علم اور مقتدر شخصیات کے خطوط کافی اہم مانے گئے ہیں اور انھیں تاریخ کے اوراق میں جگہ دی گئی ہے۔ جہاں تک خطوط کی زبان کا معاملہ ہے، چوں کہ خطوط قلم برداشتہ لکھے جاتے ہیں اس لیے ان کی زبان انتہائی آسان، سلیس، شگفتہ اور تکلف سے عاری ہونی چاہیے، کوئی ایسا جملہ، کوئی ایسی ترکیب جو مکتوب الیہ کی فہم وذکاوت سے میل نہ کھاتی ہو، خط میں نہیں تحریر کی جاتی، کیوں کہ اگر ایسا ہو گیا تو وہ خط، خط نہیں رہ جائے گا، چیستان بن جائے گا، نہ مکالمہ بنے گا، نہ فائدہ مطلوبہ حاصل ہوگا۔

زیر نظر کتاب ''مکتوبات نعمانی بنام مشاہد رضوی''، علمی، تہنیتی وادبی خطوط کا تازہ مجموعہ ہے، جسے محمد اکرم نقش بندی بالا پوری (اورنگ آباد) نے مرتب کیا ہے۔ گوکہ یہ مکاتیب انتہائی مختصر ہیں لیکن موبائل، انٹرنیٹ اور دیگر برقی ذرائع ابلاغ کی پیہم شورشوں کے عہد میں اس کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا، ان خطوط کی تعداد چھبیس ہے اور زوال آمادگی کے دور میں یہ بھی ایک عجیب نمونہ ہے جو خال خال نظر آتا ہے۔ خطوط لکھنے کا دورانیہ جون ۱۹۹۹ء تا مئی ۲۰۱۲ء ہے۔ مکتوب نگار مبلغ اسلام حضرت مولانا محمد عبدالمبین نعمانی قادری مدظلہ العالی جماعت اہل سنت کے ممتاز قلم کار، درجنوں کتابوں کے مصنف، محققین رضویات کے سرخیل، بے شمار قلم کاروں کے سرپرست، مربی، مشفق، منتظم، ماہر لسانیات، تقریظ نگار اور محقق ہیں۔ مجدد اعظم، فقیہ اسلام، امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہ کی کتب شماری اور ترجمہ قرآن کنزالایمان کی تصحیح آپ کی نمایاں علمی خدمت ہے، گزشتہ کئی دہائیوں سے آپ کا

قلم نہ صرف اسلامی وادبی موضوعات پر گراں قدر مضامین ومقالات وکتب تحریر کر رہا ہے بلکہ سینکڑوں مبتدی قلم کاروں اور مصنفین کی تربیت واصلاح کا فریضہ بھی نبھا رہا ہے، راقم کی نگاہ میں یہ ان کا ایسا وصف ہے جو بہت بڑا امتیازی نشان رکھتا ہے اور ہندستان گیر سطح پر کوئی دوسرا شخص شائد ہی ان کے مد مقابل ہو۔ یونیورسٹیز وجامعات میں امام احمد رضا کی فکروفن اور حیات وخدمات پر ہونے والی تحقیق میں آغاز ہی سے ان کا علمی تعاون رہا ہے، جواب تک باقی ہے۔جس وقت آپ جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ کی لائبریری کے نگراں تھے آپ نے امام احمد رضا کی تصنیفات کا ایک انوکھا ریکارڈ جمع کیا تھا جو کئی سالوں پیشتر ''المصنفات الرضویة'' کے نام سے رضا اکیڈمی ممبئی سے شائع ہوا۔الفی قرآن کے ساتھ کنزالایمان اور تفسیر خزائن العرفان کی جدید کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ بھی ان کا ایک تاریخی علمی کارنامہ ہے جو صدیوں یاد کیا جائے گا۔

میری نگاہ میں ان کا ممتاز ترین کام علمی تعاون ہے، یہ ایسا اخلاقی کمال ہے جو بہت کم لوگوں میں پایا جاتا ہے، میرا اپنا تجربہ ہے کہ جن مقتدر شخصیات کے اخلاقیات کی زمانے میں شہرت ہے وہ بھی اس اخلاقی کمال میں کافی پیچھے ہیں، ان کے پاس کوئی علمی کتاب ارسال کی جائے یا کوئی علمی تحفہ بھیجا جائے وہ اطلاع دینا اور شکریہ ادا کرنا بھی گوارا نہیں کرتے چہ جائے کہ حوصلہ افزائی کے دو بول لکھ کر بھجیں، لیکن اصاغر نوازی کا یہ جذبہ، یہ اخلاق حسن قبلہ نعمانی صاحب میں بدرجۂ اتم پایا جاتا ہے، وہ خود علم وتحقیق کے شائق ہیں اور دوسروں کو اسی رنگ میں رنگنے کا ہنر جانتے ہیں، انھی پیہم کوششوں اور جذبۂ دروں کی بنیاد پر انھوں نے اپنا قد بہت بلند کرلیا ہے، وہ آج بھی خط اور جواب خط تحریر کرتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد حسین مشاہد رضوی مالیگانوی کے نام یہ ہمہ رنگ خطوط ان کے ایک مخلص انسان ہونے کا پتہ دیتے ہیں، جن کے مطالعے سے ان کی اصاغر نوازی، دینی دردمندی، اخلاقی بیداری اور علمی کمال مجلّا ہوکر سامنے آتا ہے۔ وہ ایک مربی ہیں اور ان کی تربیت کا انداز بھی جدا ہے، ان کی وابستگی علمی واشاعتی ادارہ المجمع الاسلامی، ملت نگر، مبارک پور سے ہے، یہ اس کے بانی رکن، اشاعتی سرگرمیوں کے نگراں اور فارغین مدارس کی قلمی وتحریری ٹریننگ شعبے کے ڈائریکٹر ہیں۔ اس لیے ملک گیر سطح پر دین وسنیت کے حوالے سے طباعتی واشاعتی کاموں پر ان کی نگاہ ہے اور بعض کی نگرانی بھی فرماتے ہیں، پاکستان کے ارباب قلم سے بھی ان کے علمی روابط اسی نوعیت کے ہیں، ان کے علمی وتحقیقی مقالات ہندو پاک

کے جرائد میں متواتر شائع ہوتے ہیں، خود جامعہ اشرفیہ کے ترجمان ماہ نامہ اشرفیہ مبارک پور کے آپ کئی برسوں تک مدیر بھی رہ چکے ہیں، اس لیے ان کا مجلّاتی صحافت کا اچھا خاصہ تجربہ ہے جو ہر گام ان کے کام آتا ہے۔ وہ ایک بے باک قلم کار و مصنف ہیں، ان کی تحریروں میں الجھاؤ بالکل بھی نہیں ہوتا، سادہ، سلیس جملے، آسان عبارت اور متناسب قابل فہم پیرایہ ان کی شناخت ہے، وہ آسان اسلوب تحریر کے مالک ہیں اور ان کی یہ خوبی کافی پسند کی جاتی ہے اور یہی رنگ آپ کو ان مکاتیب میں بھی دکھائی دے گا۔

مکتوب الیہ ڈاکٹر محمد حسین مشاہدؔ رضوی بھی علمی و تحقیقی دنیا میں اپنی پہچان بنا چکے ہیں، ان کے علمی، تحقیقی و تنقیدی مقالات ہندو پاک کے مذہبی، ادبی و نیم ادبی رسائل میں تواتر سے شائع ہوتے ہیں، ان کی کئی درجن تصانیف ان کے علمی قد کو ماپنے کے لیے کافی ہیں، ان کا پی ایچ ڈی مقالہ ''مصطفیٰ رضا نوری بریلوی کی نعتیہ شاعری کا تحقیقی مطالعہ'' (مطبوعہ ہندو پاک) اپنے موضوع پر منفرد المثال تحقیقی کارنامہ ہے۔ وہ ایک عمدہ شاعر بھی ہیں اور مسلسل لکھ رہے ہیں، دو نعتیہ دیوان اور مجموعۂ تشطیرات ان کے شعری کمال کو نمایاں کرتے ہیں۔ مشاہدؔ رضوی مسلسل اہل قلم کے رابطے میں رہتے ہیں، چاہے وہ شخصیات مذہبی ہوں یا ادبی، دونوں دنیا سے انھوں نے استفادہ کیا ہے جس کا ثبوت ان کے تحقیقی مقالے میں معروف علما، محققین، ناقدین ادب اور مدیران کی گراں قدر آرا کی موجودگی ہے جو نعتیہ روایت، صنف نعت اور نوری بریلوی کی نعت گوئی کے امتیازات پر بذریعہ مکتوب حاصل کی گئی ہیں، وہ کثیر المطالعہ ہیں، ہندو پاک کے مشہور دینی، علمی و ادبی جرائد ان کے پاس آتے ہیں، جدید کتب بھی منگواتے رہتے ہیں، ان کے مطالعے کے موضوعات بھی ہمہ رنگ ہیں، لسانیات، ادبیات، تاریخ، تحقیق، شاعری، فکشن، سبھی کچھ۔ مشاہدؔ رضوی بھی خط لکھنے میں ماہر ہیں، جدید ذرائع ابلاغ نے اگرچہ خطوط نگاری جیسے اہم فن کو سخت نقصان پہنچایا ہے لیکن آج بھی خطوط لکھے جا رہے ہیں، رسائل میں بھی چھپتے ہیں اور کتابوں میں بھی جگہ پا رہے ہیں۔

زیر نظر کتاب میں شامل مکاتیب کو کئی خانوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:۔(۱) علمی (۲) تہنیتی (۳) دینی دردمندی (۴) خوردنوازی (۵) لسانی (۶) ادبی و اصلاحی، وغیرہ۔ اور ان حقیقتوں کے جلوے ان ۲۵ خطوط میں بہ آسانی مشاہد کیے جاسکتے ہیں، ہمیں اقتباسات پیش کرنے

کی حاجت نہیں ہے۔ پھر بھی لف ونشر غیر مرتب کے طور پر چند ملاحظہ کر لیں اوران جملوں کے باطن میں چھپے مخلصانہ جذبات، جہادِ زندگانی کی رفتار اور ایمانی تقاضوں کی تکمیل کی صداقتیں اپنے ذہنوں میں بٹھالیں:

''میرے آنے سے آپ لوگوں کو سنا ہے کہ سُونا لگتا ہے، یہ تو ہونے والی بات ہے کیوں کہ مجھے مستقل رہنا نہیں تھا، تاہم یہ احساس ان شاء اللہ آپ حضرات کے اندر روحانی انقلاب کا ذریعہ بنے گا اور دین وسنیت کی خدمت کا جذبہ مزید بیدار ہوگا اور آخرت کا توشہ جمع ہوگا۔'' (خط نمبر:۱)

''آپ نے خط لکھ کر یاد تازہ کر دی، مالیگاؤں کے شب وروز بھولنے کے نہیں، آپ لوگوں نے جس محبت اور خلوص کا ثبوت دیا ہے اس کی مثال اپنی زندگی میں نہیں پاتا۔'' (خط نمبر:۲)

''امام احمد رضا کا اسلوب نگارش'' مشکل عنوان ہے، اس پر اس عہد کی نثری تحریروں کو سامنے رکھ کر تقابل کرانا ہوگا اور پھر خوبی وخصوصیت پر روشنی ڈالنی پڑے گی، آپ محنت کر سکتے ہیں تو کریں، مگر اس کے لیے کہنہ مشق آدمی ہی زیادہ مناسب ہے۔ ''کون سا علم سیکھنا فرض ہے؟'' نامی کتابچہ چھاپا یا نہیں؟ اس کی ضرورت ہے اور بھی بعض جدید فکر کے لوگ معترض ہیں۔'' (خط نمبر:۳)

''آپ اپنے تمام ہی احباب کو میرا سلام کہہ دیں اور کتاب کی اشاعت پر ہدیہ تبریک، سنیت کی پختگی کے لیے کچھ اہم اقدام کی ضرورت ہے، نرسری ٹائپ سنی مدارس (اسکولس) بھی قائم کیے جائیں تو آئندہ ان کے بہتر اثرات ہوں گے اور ہمارے بہت سے سنی نوجوان جو تعلیم یافتہ ہیں وہ لگ بھی جائیں گے۔'' (خط نمبر:۴)

''خط کا جواب لکھنے میں قدرے تاخیر ہوئی، معاف کریں، گھر میں ذرا طبیعت ناساز چل رہی ہے، آپ حضرات دعا کر دیں گے، امید ہے کہ شفا جلد مل جائے گی،

کیوں کہ دور سے غائبانہ اور مخلصانہ دعا کی بڑی قیمت ہے۔'' (خط نمبر: ۷)

''آپ کا خط اور دونوں مضامین ملے، ''حسنؔ بریلوی کی نعتیہ شاعری'' والا مضمون دیکھ کر کنز الایمان ماہ نامے کو بھیج دیا اور ''الرحیل'' پر تبصرہ ماہ نامہ اشرفیہ کے حوالے کر دوں گا ان شاء المولیٰ تعالیٰ۔ ''میرے پھول مجھ کو دیجئے'' کے بجائے ''دیجے'' وزن کے لحاظ سے صحیح ہے۔ علماٗ، اولیاٗ پر ہمزہ اردو میں نہیں لکھتے اور عربی میں بھی ہمزہ الف کے بعد ہے نہ کہ الف کے اوپر، یعنی اس طرح علماء، اولیاء۔ آپ کے مضمون میں الف کے اوپر ہمزہ ہے۔'' (خط نمبر: ۱۳)

''کتاب ''غلط ترجموں کی نشان دہی'' از: مولانا یٰسین اختر مصباحی نظر سے گزری۔ ٹائیٹل کی پیشانی والا یک سطری مضمون نہ ہونا چاہیے، اولاً اس لیے کہ پڑھنے والے بدک جاتے ہیں اور مقصد مفقود ہوجاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ ترجمہ کی غلطیاں سب خدا ورسول کی شان میں گستاخیاں کے ضمن میں نہیں آتیں، جب کہ سرخی سے سب پر گستاخی کا حکم معلوم ہوتا ہے۔ رد میں بھی احتیاط کے پہلو کو ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیے، ورنہ کبھی کبھی اس طرح کی بے احتیاطی سے جواب الجواب مشکل ہوجاتا ہے، البتہ غلطیاں عام لفظ ہے، خطا، چوک، خلاف اولیٰ، حرام، کفر سب کو شامل ہے۔ ''قرآن کے غلط ترجموں کی نشان دہی'' خود عام فہم ہے، اس کے ساتھ کسی اور سطر کی ضرورت ہی نہیں۔ آئندہ ایڈیشن میں ٹائیٹل بالکل بدل دینا چاہیے۔'' (خط نمبر: ۱۳)

''آپ کا خط مع ''یادِ نعمانی'' نظم ملا تھا، جس میں آپ نے اپنی محبت وعقیدت کے خوب خوب جوہر بکھیرے ہیں اور بہت کچھ کہہ ڈالا ہے جس کا میں قطعاً مستحق نہیں۔ کلام میں سرسری لفظی جو خامیاں نظر پڑیں اصلاح کر دی ہے، تاکہ آپ کی محبت کو ٹھیس نہ لگے۔'' (خط نمبر: ۱۴)

''عقد مسنون وشادی خانہ آبادی کا دعوت نامہ بہ شکل کارڈ ملا تھا، میں تو نہ پہنچ سکا،

میری دعائیں ضرور ساتھ تھیں، مولیٰ تعالیٰ جوڑا اسلامت رکھے۔'' (خط نمبر: ۲۳)

''یادگار رضا ممبئی کے مفتی اعظم نمبر سے متعلق حالات سے آگاہ کرتے رہیں، نئے مضامین آرہے ہیں یا نہیں؟ کسی نمبر کے لیے مضامین حاصل کرنا آسان نہیں ہوتا، مسلسل لگنا پڑتا ہے۔'' (خط نمبر: ۲۴)

''ان دنوں مصروفیات اس قدر ہیں کہ خطوط کے جوابات نہیں ہو پاتے جب کہ اب خطوط کم آرہے ہیں فون کی وجہ سے، تاہم آپ ہر جمعرات یا جمعہ کو چریا کوٹ کے نمبر پر فون کرلیا کریں۔'' (خط نمبر: ۲۴)

''مرشد گرامی حضور مفتی اعظم قدس سرہ کی نعتیہ شاعری پر پی ایچ ڈی کی خبر نے سرشار کیا، دعاؤں کے ساتھ اس اعزاز پر گل ہائے تہنیت قبول کریں۔'' (خط نمبر: ۲۶)

''مذہب اور ادب کے حوالے سے آپ کی تحریری سرگرمیاں شاد کام کرتی ہیں، ایک مختصر سا تاثراتی مضمون ''مشاہدؔ رضوی: میری نظر میں'' ارسال ہے، گر قبول افتد زہے عز و شرف۔'' (خط نمبر: ۲۶)

یہ چند اقتباسات ہم نے سرسری مطالعے سے اخذ کیے ہیں، جن میں باذوق قارئین ایک دردمند دل کی پکار سن سکتے ہیں، ایک مشفق استاذ کی رہنمائی کا جلوہ دیکھ سکتے ہیں، ایک ماہر لسانیات، سیاح ادبیات اور محتاط روشخصیت کا نور مشاہدہ کیا جا سکتا ہے، علمی و دینی مصروفیات کی حقیقت پڑھی جاسکتی ہے اور بھی بہت کچھ موجود ہے ان خطوط میں، جسے تلاش کرنے، جانچنے، پرکھنے اور ان کے مول طے کرنے کی ذمے داری آپ کے سر ہے۔ اللہ! یہ رشتۂ محبت و علم ہمیشہ قائم رکھے، آمین۔

توفیق احسنؔ برکاتی، ممبئی (۲۵ / جولائی ۲۰۱۶ء، دوشنبہ)

مبلغِ اسلام، مصلحِ امت حضرت علامہ محمد عبد المبین نعمانی کے مکاتیبِ گرامی

ڈاکٹر محمد حسین مشاہدؔ رضوی کے نام

(۱)

۹۲/ ۸۶ ے

۵؍ ربیع الاول ۱۴۲۰ھ

عزیزم محمد حسین سلمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !

مزاجِ گرامی؟، آپ تمام احباب رضا اکیڈمی کو خصوصی سلام اور دعائیں، بریلی شریف، کلیر اور دہلی کے سفر میں آپ کی کمی شدت سے محسوس کی گئی، آپ کی اور شکیل بھائی کی یادیں بار بار آتی رہیں، اللہ عزوجل آپ سب کو اچھا رکھے، تمام میرے مخلصین و محبین اور خدمت گزاروں کو اپنی بے پایاں رحمتوں برکتوں سے نوازے رزقِ حلال میں کشادگی عطا فرمائے، اور سب سے بڑھ کر سب سے اہم یہ کہ مسلکِ حق اہل سنت و جماعت پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ کے سایے میں استقامت عطا کرے، آمین بجاہِ حبیبہ سید المرسلین علیہ وآلہ والتحیۃ والتسلیم،

''ملفوظاتِ حافظِ ملّت'' ارسالِ خدمت ہے، رضا اکیڈمی کے آفس میں جمع کر لیں اور مطالعہ کریں، ضرور مطالعہ کریں۔

نام بہ نام تمام ارکان و ممبرانِ رضا اکیڈمی کو سلام کہہ دیں اور عقیل بھائی، شہزاد انور، عطاء الرحمٰن، یوسف خورد، شاہد بھائی، کو بھی ،۔

میرے آنے سے آپ لوگوں کو سنا ہے کہ سُونا لگتا ہے یہ تو ہونے والی بات ہے کیوں کہ مجھے مستقل رہنا نہیں تھا۔ تاہم یہ احساس اِن شآء اللہ! آپ حضرات کے اندر روحانی انقلاب کا ذریعہ بنے گا، اور دین وسنت کی خدمت کا جذبہ مزید بیدار ہوگا اور آخرت کا توشہ جمع ہوگا ایسے ہی موقع کا ایک شعر ہے ؎

اکیلا ہوں مگر آباد کردیتا ہوں ویرانہ
بہت روئے گی میرے بعد میری شامِ تنہائی

لیکن الحمدللہ! ابھی تو میں بار بار مل سکتا ہوں اور اِن شآء اللہ ملتا رہوں گا کیوں کہ آپ لوگوں نے جس محبت اور اخلاص کا ثبوت دیا ہے اس کی مثال مشکل ہے، مولیٰ عزوجل آپ حضرات کے دینی جذبات میں اور ترقی دے، دین کا سچا خادم اور سپاہی بنائے آمین بجاہِ سید المرسلین علیہ التحیۃ!!

والسلام
محمد عبدالمبین نعمانی قادری رضوی
20 / 06 / 99

وضاحت : حضرت علامہ محمد عبدالمبین نعمانی صاحب قبلہ مئی 1999ء میں الفی قرآن کریم کے ساتھ اعلیٰ حضرت کے مشہورِ زمانہ ترجمہ قرآن کنزالایمان کے عربی متن اور ترجمہ کی تصحیح کے سلسلے میں رضا اکیڈمی، ممبئی سے مالیگاؤں تشریف لائے۔ مالیگاؤں میں دارالعلوم حنفیہ سنیہ، اسلام پورہ میں آپ کا قیام رہا۔ رضا اکیڈمی، شاخ مالیگاؤں نے میزبانی کی خدمت انجام دی۔ ڈاکٹر محمد حسین مُشاہد رضوی اُن دنوں جے اے ٹی جونیئر کالج آف ایجوکیشن، مالیگاؤں سے ڈی ایڈ کررہے تھے۔ موسمِ گرما کی تعطیلات کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے۔ علامہ محمد عبدالمبین نعمانی صاحب قبلہ کے ساتھ مہینہ بھر ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی نے الفی قرآن مع کنزالایمان کی تصحیح میں معاونت کی۔ حضرت نعمانی صاحب قبلہ جب تک مالیگاؤں میں قیام پذیر رہے، احبابِ اہلِ سنت بالخصوص رضا اکیڈمی، مالیگاؤں کے ارکان و اعوان اور محبین و معاونین نے حضرت کی خوب خوب خدمت کی، جب حضرت مالیگاؤں سے چریا کوٹ روانہ ہوگئے تو اہلِ مالیگاؤں خصوصاً ارکانِ رضا اکیڈمی سے آپ کا ایک گہرا تعلق اور رشتہ قائم ہوگیا۔ چناں چہ اسی دوران حضرت نعمانی صاحب

قبلہ سے ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی نے خط و کتابت کے سلسلے کا آغاز کیا۔

سال 1999ء میں رضا اکیڈمی کے ارکان پر مشتمل ایک قافلہ شمالی ہند زیارت کے لیے روانہ ہوا، یہ سفر اس اعتبار سے یادگار رہا کہ حضرت علامہ محمد عبدالمبین نعمانی صاحب قبلہ بھی ساتھ میں تھے۔ ڈاکٹر مشاہدؔ رضوی اور جناب شکیل سبحانی بہ وجوہ نہ جا سکے۔ حضرت علامہ نعمانی صاحب قبلہ سے ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی کو موصولہ اِس اولین خط میں اسی کی طرف اشارہ ہے، نیز ارکان رضا اکیڈمی، شاخ مالیگاؤں کی مخلصانہ میزبانی پر دعائیں ہیں۔

☆......☆......☆

(۲)

۹۲/۸۶ء

از: چریا کوٹ

عزیزم محمد حسین سلمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !

آپ کا خط ملا، میں اس وقت ششماہی امتحانات میں مصروف تھا پھر ربیع الاول شریف کے پروگرامات شروع ہو گئے، اس کے بعد پٹنہ چلا گیا امروز فردا میں آپ کے خط کا جواب رہ گیا، آپ کو تکلیف ہوئی ہوگی معاف کریں، آپ نے خط لکھ کر یاد تازہ کر دی، مالیگاؤں کے شب و روز بھولنے کے نہیں، آپ لوگوں نے جس محبت اور خلوص کا ثبوت دیا ہے اس کی مثال اپنی زندگی میں نہیں پاتا، مولیٰ عز و جل اس کا بہتر سے بہتر اجر عطا فرمائے، دین میں استقامت اور دین کی مزید خدمت کی توفیق دے، بریلی شریف سے دہلی تک جن احباب نے ساتھ دیا ان سے بھی مالیگاؤں کے دورانِ قیام کی یاد تازہ ہوگئی تھی، جلوسِ غوثیہ کے سلسلے میں آپ لوگوں نے کیا کیا مطلع کریں گے۔

کل رات شکیل بھائی کا فون آیا تھا۔ میں نے ''ملفوظاتِ حافظِ ملّت'' بھیجی تھی اس کے ملنے کی

اطلاع تھی۔

امید کہ آپ اپنے امتحان سے اب فارغ ہو چکے ہوں گے، شہزاد انور صاحب، شاہد، سلیم، یوسف رضا (خورد) اور آپ کے گروپ کے جو احباب ہیں ان سب کو سلام اور دعا کہہ دیں گے۔

اشاعتی سرگرمیوں سے آگاہ کرتے رہیں گے، گھر میں والد صاحب کو سلام کہہ دیں، آپ کا چھوٹا بھائی کیا کر رہا ہے؟ پڑھ رہا ہے یا نہیں۔ خدا اس کو علم کی دولت سے ہمکنار فرمائے، آمین!!

والسلام

محمد عبدالمبین نعمانی قادری

دارالعلوم قادریہ، چریا کوٹ، مئو

19 / 07 / 99

وضاحت: حضرت علامہ محمد عبدالمبین نعمانی صاحب قبلہ کا یہ دوسرا خط ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی کے خط کے جواب میں تشریف لایا۔ اِس میں بھی حضرت نعمانی صاحب قبلہ نے مالیگاؤں کے احباب کے اخلاص و محبت کا ذکر کیا۔ رضا اکیڈمی، شاخ مالیگاؤں کے زیرِ اہتمام اُن دنوں مالیگاؤں میں ربیع الآخر کے مہینے میں جلوسِ غوثیہ کا اہتمام ہوتا تھا۔ 1420ھ/ 1999ء کے جلوسِ غوثیہ میں قیادت اور چار روزہ دینی اجلاس کے لیے حضرت نعمانی صاحب قبلہ کو مدعو کرنے کا ذکر ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی نے اپنے خط میں کیا تھا، حضرت نے اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ الحمدللہ! حضرت نعمانی صاحب قبلہ نے رضا اکیڈمی، شاخ مالیگاؤں کی دعوت قبول فرمائی اور مالیگاؤں تشریف لائے۔ اجلاس بھی بہت کامیاب ہوئے اور جلوس بھی۔

☆......☆......☆

(۳)

۹۲/۸۶ ء

یکم جمادی الاولیٰ ۱۴۲۰ھ

از: چریا کوٹ، مئو

عزیزم محمد حسین سلمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ !

خط ملا، خوشی ملی، الجمع المصباحی کے بارے میں سربراہِ اعلیٰ اشرفیہ یا شیخ الحدیث اشرفیہ سے آپ کو سوال کرنا چاہیے تھا کہ یہ لوگ ذمہ دار ہیں۔

لاؤڈ اسپیکر کے فتوے کی بابت مفتی مطیع الرحمٰن صاحب سے پوچھا تھا تو انھوں نے کہا کہ میں نے مختصر جواب تحریر کرا کے بھیج دیا ہے، آپ کہتے ہیں کچھ بھی نہیں، حیرت ہے؟

افکارِ رضا کے لیے دوبارہ خط لکھ دیں اور پتا چیک کرلیں کہ ٹھیک ہے یا نہیں، امام احمد رضا کا اسلوب نگارش مشکل عنوان ہے، اس پر اس عہد کی نثری تحریروں کو سامنے رکھ کر تقابل کرانا ہوگا اور پھر خوبی وخصوصیت پر روشنی ڈالنی پڑے گی، آپ محنت کر سکتے ہیں تو کریں، مگر اس کے لیے کہنہ مشق آدمی ہی زیادہ مناسب ہے۔

''کون سا علم سیکھنا فرض ہے؟'' نامی کتابچہ چھاپا یا نہیں؟ اس کی ضرورت ہے اور بھی بعض جدید فکر کے لوگ معترض ہیں۔

احباب کو سلام کہہ دیں۔

والسلام

محمد عبد المبین نعمانی قادری

وضاحت : ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی کے نام موصولہ مشاہیر کے خطوط کی فائیل میں خود ان کے ہاتھ سے لکھی ہوئی خطوط سے منسلکہ یادداشتوں کی روشنی میں اس خط کا پس منظر یہ ہے کہ مشاہدؔ بھائی المجمع المصباحی کو جامعہ اشرفیہ مبارک پور کا اشاعتی ادارہ سمجھتے تھے۔ لہٰذا حضرت نعمانی صاحب قبلہ سے انھوں نے پوچھ لیا۔ جس کے جواب میں حضرت نے یہ خط لکھا۔ جن دنوں الفی قرآن کریم مع کنزالایمان کی تصحیح کے سلسلہ میں حضرت نعمانی صاحب قبلہ مالیگاؤں تشریف فرما تھے اُس دوران آپ نے فتاویٰ رضویہ کی روشنی میں ''کون سا علم سیکھنا فرض ہے'' نامی کتابچہ تحریر فرمایا تھا۔ جسے رضا اکیڈمی، شاخ مالیگاؤں نے ''علمِ دین و دنیا فکرِ رضا کی روشنی میں'' کے نام سے شائع کیا تھا۔ اس کتابچہ کا مسودہ حضرت نعمانی صاحب نے ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی کی ہینڈ رائٹنگ میں تیار کروایا تھا۔ آپ بولتے جاتے تھے اور مشاہدؔ بھائی لکھتے جاتے تھے۔ مالیگاؤں میں قیام کے اسی عرصہ میں حضرت نعمانی صاحب قبلہ نے محدثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد قادری کی مختصر سوانح حیات بھی مرتب فرمائی تھی جسے رضا اکیڈمی، ممبئی نے شائع کیا تھا۔

مُشاہدؔ بھائی کے جس خط کے جواب میں یہ خط موصول ہوا اُس میں مُشاہدؔ صاحب نے مستقبل میں اعلیٰ حضرت پر پی ایچ ڈی کے سلسلہ میں ایک عنوان پر مشورہ طلب کیا تھا۔ جس پر حضرت نے رہنمائی فرمائی۔

الحمدللہ! ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی بھائی نے سرکار امینِ ملت مارہرہ مطہرہ کے اشارہ و ایما پر حضور مفتیِ اعظم ہند قدس سرہٗ کی نعتیہ شاعری پر پی ایچ ڈی کرنے کا بیڑا اُٹھایا اور جولائی 2008ء میں ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر مراٹھواڑہ یونی ورسٹی سے رجسٹریشن کروایا اور اپریل 2011ء میں مذکورہ عنوان پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ عنوان کے لحاظ سے متذکرہ موضوع پر پوری دنیا میں ڈاکٹر مُشاہد رضوی کو اولیت حاصل ہوئی۔



(۴)

۹۲/ ۸۶ء

۴؍شعبان المعظم ۱۴۲۰ھ

عزیزی محمد حسین رضوی سلمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !

بہ خیر ہوں اور طالبِ خیریت، جناب شکیل سبحانی صاحب تشریف لائے اور آپ کا خط بھی لائے، شکیل بھائی سے ملاقات نہ ہوسکی، جس کا افسوس ہے لیکن خوشی ہے کہ ہمارا مدرسہ دیکھ لیا، اور تعاون بھی پیش کیا۔ آج ہی رات انھوں نے پیلی بھیت سے فون پر بات کی ڈاکٹر رئیس احمد صاحب کے بھائی زاہد صاحب سے بھی فون پر بات ہوئی۔

''سیرتِ رسول اور ہماری زندگی'' نامی کتاب شائع کر کے آپ حضرات نے اچھا کام کیا، اس سے خوشی ہوئی، ۔''عورت اور پردہ'' کے نام سے مختصر کتاب چھپنا ضروری ہے۔''عورت اور ہمارا معاشرہ'' نامی کتاب جو چریا کوٹ سے چھپی تھی، اس کو مکمل یا اقتباس لے کر آپ شائع کرا دیں۔

وہ ''فرضیتِ علمِ دین'' پر جو مقالہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے فتاویٰ سے میں نے تیار کیا تھا اس کی بھی اشاعت مفید ہے۔شکیل بھائی تشریف لائے لیکن افسوس! کہ ملاقات نہ ہوسکی، ویسے اچھا بھی ہوا کہ ملاقات نہیں ہوئی کہ اس سے شوقِ ملاقات اور بڑھے گا۔

آپ اپنے تمام ہی احباب کو میرا سلام کہہ دیں، اور کتاب کی اشاعت پر ہدیۂ تبریک، سنیت کی پختگی کے لیے کچھ اہم اقدامات کی ضرورت ہے، نرسری ٹائپ سنی مدارس (اسکولس) بھی قائم کیے جائیں تو آیندہ ان کے بہتر اثرات ہوں گے اور ہمارے بہت سے سنی نو جوان جو تعلیم یافتہ ہیں وہ لگ بھی جائیں گے۔

مزید پچاس عدد کتاب ڈاک سے ارسال کر دیں اور دو دو عدد برائے تبصرہ، ماہ نامہ کنز الایمان، الکوثر، اعلیٰ حضرت، سنی دنیا، ماہ نامہ اشرفیہ، میں ارسال کریں۔

فرید میاں کا کچھ پتا نہ چلا کہ کیا کر رہے ہیں؟ کہاں پڑھ رہے ہیں؟

والسلام

محمد عبدالمبین نعمانی قادری

13 / 11 / 99

☆......☆......☆

(۵)

۹۲/۸۶ء

۲۷ رشعبان ۱۴۲۰ھ

05/12/99

عزیزم محمد حسین رضوی سلمہٗ

سلامِ مسنون!

آپ کا خط ملا اور کتابوں کا پیکٹ بھی، شکریہ!! ۵ رعدد روداد اور دو عدد پوسٹر ارسال کر رہا ہوں۔ رمضان شریف میں آپ حضرات سے جو ہو سکے ہمارے مدرسے کے لیے کر ڈالیے گا۔ اگر از خود کر ڈالیں تو بہتر ہے ورنہ کہیں گے تو محصل کو بھی بھیجا جا سکتا ہے جو ہر سال مالیگاؤں جاتا ہے۔ دیگر دینی و اشاعتی سرگرمیوں سے آگاہ کرتے رہیں، احباب کو سلام کہہ دیں، جن جن حضرات سے ملاقات ہو۔ میں نے آپ کے پاس متعدد خطوط پر مشتمل ایک خط ملفوف بھیجا تھا، وہ ملا یا نہیں؟ دیگر احوال لائقِ صد شکر ہیں، ہبلی کا اپنا پروگرام تھا، ریزرویشن بھی ہو گیا تھا، مگر گھر میں اہلیہ کی طبیعت ناساز ہونے کی وجہ سے نہ جا سکا۔

والسلام

نعمانی، چریا کوٹ

☆......☆......☆

(۶)

۹۲/۸۶ء

۸ر رمضان ۱۴۲۰ھ

عزیزِ مکرم!

سلامِ مسنون!

خط ملا تھا، جواب دے دیا تھا، فون پر بھی آپ سے بات ہوئی تھی۔ ایک عدد ''وسوسے اور اُن کا علاج'' ارسالِ خدمت ہے۔ ملنے پر اطلاع دیں اور رضا اسلامک مشن، وارانسی، کے پتے پر مکان نمبر کے ساتھ مزید کا پیاں منگا لیں اور حوصلہ افزائی کا خط سکریٹری کے نام لکھ دیں، اپنی مطبوعات بھی اس پتے پر ارسال کریں۔

دس عدد ''اصلاحِ معاشرہ'' مزید ارسال کر دی ہے۔

والسلام

محمد عبد المبین نعمانی قادری

☆......☆......☆

(۷)

۹۲/۸۶ء

۱۸ر رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ

27 / 12 / 99

عزیزی محمد حسین رضوی سلمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !!

خط ملا اور خیریت ملی، خط بہت خوب لکھا، مولیٰ عز وجل خوش رکھے، آمین۔

شبِ برات میں کتابوں کا اسٹال لگا کر آپ حضرات نے بڑا بنیادی کام انجام دیا ہے اور ماشآء اللہ اس میدان میں کامیابی بھی خوب ملی، خدا کرے ہر میدان میں آپ حضرات کو کامیابی ملتی رہے، آمین!!

خط کا جواب لکھنے کے لیے قدرے تاخیر ہوئی، معاف کریں، گھر میں ذرا طبیعت ناساز چل رہی ہے آپ حضرات دعا کر دیں گے، امید ہے کہ شفا جلد مل جائے گی، کیوں کہ دور سے غائبانہ اور مخلصانہ دعا کی بڑی قیمت ہے۔

غالباً یہ خط عید کے قریب ملے گا، اس لیے جملہ ارکان وممبران رضا اکیڈمی کو پُرخلوص ''عید مبارک'' قبول ہو۔

میری دلی خواہش تھی کہ اسلام پورہ یا قرب وجوار میں رضا اکیڈمی کا آفس ہو، الحمدللہ! آپ نے خوش خبری سناہی دی کہ اسلام پورہ میں رضا اکیڈمی کا آفس لیا جارہا ہے، خدا کرے جلد اس کی خریداری مکمل ہوجائے۔ آمین بجاہِ حبیبہ المرسلین علیہ وآلہ التحیۃ والتسلیم،

محب مکرم شکیل سبحانی رضوی صاحب چریا کوٹ آئے اور ملاقات نہیں ہوئی اچھا ہوا۔ اس طرح آتشِ شوق تو اور بھڑکے گی، اور پھر مزید کچھ وقت اسی طرح گذرے گا تو کیا کہنے؟

آپ حضرات تو ہمیں یاد کرتے ہی ہیں میں بھی بھولا نہیں ہوں، اکثر وبیشتر آپ مخلصین کے خلوصِ فراواں کی یاد آتی رہتی ہے، خدا اس کے سہارے ہم لوگ کچھ عاقبت بہ خیر کرتے رہیں۔ دین کے معاملے میں پیش رفت ہوتی رہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوش کرتے رہیں، یہی تو کارِ رضا ہے، اور اسی میں احمد رضا کی رضا ہے کہ یہی مقصدِ زندگی اور حاصلِ مدعا ہے۔

تمام ارکان رضا اکیڈمی کو سلام کا تحفہ پیش کررہا ہوں، ہاں عطاء الرحمٰن بابو بہت یاد آتے ہیں دواخانہ والے، ان کو بھی بہ طورِ خاص سلام کہیں مع تاکیدات۔ باقی جن جن صاحبان کا نام آپ نے لکھا ہے سب کو سلام اور میں تو کہتا ہوں اب کی نوری محفل میں تمام شرکا کو سلام اور دعائیں کہہ دیں گے۔

والسلام

محمد عبدالمبین نعمانی قادری غفرلہٗ

خادم دارالعلوم قادریہ، چریا کوٹ

وضاحت : ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی کی مرقومہ یادداشتوں سے واضح ہوتا ہے کہ مالیگاؤں میں شبِ برات کے موقع پر رات میں پورا شہر قبرستان اپنے مرحومین کی قبروں پر فاتحہ خوانی کے لیے جاتا ہے۔ رضا اکیڈمی، شاخ مالیگاؤں کے اراکین نے رجب المرجب ۱۴۲۰ھ کے آخری ہفتہ میں یہ فیصلہ لیا کہ اس اہم موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے قبرستان سے قریب کسی مقام پر شب برات میں دینی واسلامی کتابوں کو نصف قیمت میں فروخت کرنے کے لیے ایک اسٹال لگایا جائے۔ الحمد للہ! نصف قیمت پر دینی و اسلامی کتابوں کا اسٹال ۱۵ رشعبان المعظم ۱۴۲۰ھ کو مشاورت چوک، ٹیپو سلطان ٹاور کے پاس لگایا گیا۔ امید سے زیادہ کامیابی ملی، محض ایک رات میں کثیر تعداد میں اسلامی کتابوں کی خریداری کا ایک تاریخی ریکارڈ قائم ہوا۔ کتابوں کی فہرست سازی اور تعارف وتبصرہ میں ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی نے اہم رول ادا کیا۔

جن دنوں حضرت نعمانی صاحب قبلہ مالیگاؤں تشریف فرما تھے، رضا اکیڈمی، شاخ مالیگاؤں کا دفتر ہیرا پنّا کالونی میں تھا۔ حضرت کی دلی تمنا تھی کہ دفتر قلب شہر اسلام پورہ میں ہو۔ ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی کے جس خط کے جواب میں یہ خط موصول ہوا اس میں ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی نے اسلام پورہ میں آفس کے لیے جگہ لیے جانے کی کوششوں کی اطلاع دی تھی، جس کے لیے آپ نے دعائیں دیں۔ اسی دوران اسلام پورہ میں رضا اکیڈمی، شاخ مالیگاؤں کی آفس کے لیے ایک مکان کی خریداری مکمل ہوگئی تھی۔

☆......☆......☆

(۸)

۹۲/۸۶ء

۲۱/ذی قعدہ ۱۴۲۰ھ

عزیزی محمد حسین رضوی سلمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!!

خط ملا اور افتتاحی کارڈ بھی، بہت خوشی ہوئی کہ رضا اکیڈمی مالیگاؤں کے لیے آفس کا افتتاح ہو گیا، اور یہ بھی اچھا ہوا کہ آپ لوگوں نے مجھے مدعو نہیں کیا، ورنہ مجھے عذر ہی کرنا پڑتا اور تکلیف بھی ہوتی۔ وجہ یہ ہے کہ ادھر ایک ماہ میں دو بار ممبئی اور گجرات کا سفر ہوا، پہلی بار جشنِ شارح بخاری میں شرکت کے لیے ۲۹/۳۰/جنوری کو جہاں آپ سے بھی ملاقات ہوئی، پھر ۱۲/۱۳/فروری جونا گڑھ گجرات کے اجتماعِ پاک میں شرکت کی غرض سے ممبئی گیا پھر وہاں سے جونا گڑھ اس طرح کافی وقت سفر میں لگ گیا، اب مزید کسی سفر کا اس ماہ میں ارادہ کرنا دشوار تھا۔ منماڑ اسٹیشن سے گذرتے ہوئے آپ حضرات کی یادیں بہ طورِ خاص ستاتی تھیں۔

امید کہ افتتاح کا پروگرام کامیاب رہا ہوگا، حضرت امین میاں قبلہ تشریف لائے یا نہیں؟

رمضان شریف میں جو رقمیں آئی تھیں سب کی رسید میں نے ارسال کر دی تھی مل ہوں گی، ۔ ''غلط ترجموں کی نشان دہی'' میں میرا نام حسبِ فرمایش کی جگہ دے دیا گیا ہے، مگر میرے مزاج کے مطابق تصحیح کا اہتمام نہ کیا جا سکا جس کا افسوس ہے۔ سائز بھی عجیب ہے بڑا سائز ہونا چاہیے تھا۔ دیگر حالات لائقِ صد شکر ہیں۔

ڈاکٹر رئیس احمد صاحب، شکیل سبحانی صاحب، عقیل بھائی، سلیم شہزاد، یوسف بھائی، چھوٹا یوسف، شہزاد انور، عطاء الرحمٰن وغیرہ کو سلام کہہ دیں۔

حضرت حسن میاں علیہ الرحمہ کی نعت کا کیسٹ کبھی کبھی سن کر شکیل بھائی کی یاد تازہ کر لیتا ہوں، لیکن اس کی آواز معلوم نہیں کیوں بہت پست ہے، عندالملاقات شکیل بھائی سے دوبارہ پڑھوا کر ٹیپ

کرانا ہے۔ فرید میاں کیا کر رہے ہیں ضرور مطلع کیجیے گا۔

والسلام
محمد عبد المبین نعمانی قادری
26 / 02 / 2000

وضاحت: رضا اکیڈمی، شاخ مالیگاؤں نے مالیگاؤں کے قلب اسلام پورہ، چاندنی چوک کی گلی میں دفتر کے لیے ایک مکان خریدا، جس کی ''افتتاحی تقریب'' اور عظیم الشان ''جشن امام احمد رضا'' کا خوب صورت اور دیدہ زیب کارڈ اور پوسٹر ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی بھائی نے حضرت علامہ محمد عبد المبین نعمانی صاحب کو روانہ کیا تھا، اُسی کے جواب میں یہ خط تشریف فرما ہوا۔

رضا اکیڈمی، شاخ مالیگاؤں کے افتتاح کے سلسلے میں منعقد ہوئے عظیم الشان اجلاس کی تفصیل کچھ یوں ہے: مورخہ ۲۵ / فروری ۲۰۰۰ء بروز جمعہ بعد نمازِ جمعہ دفتر رضا اکیڈمی کا افتتاح عمل میں آیا۔ اُسی دن بعد نمازِ عشآء اسکول نمبر ۱ کے وسیع گراؤنڈ پر ''جشن امام احمد رضا'' کے عنوان سے تاریخ ساز اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں شہزادۂ رسول حضور ڈاکٹر سید محمد امین میاں قبلہ صاحب (سجادہ نشین مارہرہ مطہرہ) جانشین مفتی اعظم تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا قادری برکاتی ازہری صاحب قبلہ (بریلی شریف)، شہزادۂ رسول حضرت سید محمد حسینی اشرفی مصباحی (ناگپور)، علامہ یٰسں اختر مصباحی (دہلی)، مفتی انور علی قادری (بنگلور)، الحاج محمد سعید نوری صاحب (ممبئی) جیسی شخصیات نے خصوصی شرکت کی۔ مذکورہ علما و مشائخ کے ہاتھوں فتاویٰ رضویہ، نزہۃ القاری شرح بخاری اور تفسیر نعیمی کے مکمل ۱۷ / سیٹ نیز امام احمد رضا اور علماے اہل سنت کی ۲۵ / منفرد کتابوں کے ۲۵ / سیٹ اور ترجمۂ قرآن کنزالایمان ہندی کی سو کاپیاں شہر اور بیرونِ شہر کی مساجد، مدارس، تعلیمی اداروں اور لائبریریوں کے نمایندوں کو دی گئی۔ ''جشن امام احمد رضا'' کے موقع پر تقسیم کی گئی جملہ کتب کا مختصر اور جامع تعارف ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی نے تحریر کیا جو مختلف اخبارات کی زینت بھی بنا۔ الحمد للہ! حضور تاج الشریعہ نے ۲۶ / فروری ۲۰۰۰ء

سنیچر کو ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی کے غریب خانے کو اپنے قدومِ میمنت لزوم سے مشرف فرمایا۔

۲۹ر ۳۰ر جنوری ۲۰۰۰ء کو ممبئ میں عظیم الشان ''جشن شارح بخاری'' رضا اکیڈمی ممبئ نے منعقد کیا، جس میں نائب مفتی اعظم ہند مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ والرضوان کو اُن کی دینی و تعلیمی اور تصنیفی و تالیفی خدمات کے اعتراف میں اُن کو چاندی میں تولا گیا۔ اس اجلاس میں شرکت کے لیے ڈاکٹر مُشاہد رضوی، اپنے کزن انصاری اظہار احمد اور دوست محمد شریف کے ہمراہ ممبئ گئے۔ جہاں علامہ محمد عبدالمبین نعمانی صاحب سے ملاقات ہوئی، اِس خط میں اُسی کی طرف اشارہ ہے۔

☆......☆......☆

(۹)

۹۲/۸۶ھ

عزیزم محمد حسین بھائی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !!

مزاجِ گرامی؟ آج ڈاک سے جشنِ امام احمد رضا کا شان دار جان دار پوسٹر ملا۔ امید کہ پروگرام بھی اسی کے مطابق شان دار ہوگا، رپورٹ کی ایک کاپی میرے پاس ارسال کردیں تاکہ میں ماہ نامہ اشرفیہ میں شائع کرادوں۔ احباب کو ضرور سلام کہہ دیں۔

جو معیار پوسٹر کا ہے اس سے بہتر معیار کتابوں کی اشاعت کا ہونا چاہیے، کتابوں کی افادیت مستقل اور دیرپا ہوتی ہے، ایک کتاب ''ائمہ اربعہ'' ارسال کی ہے ملنے پر آگاہ کریں گے۔ والسلام!

محمد عبدالمبین نعمانی قادری

دارالعلوم قادریہ، چریاکوٹ

29 / 02 / 20006

☆......☆......☆

(۱۰)

۹۲/۸۶ء

عزیزم محمد حسین بھائی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !!

خط ملا، جس سے جشن کی قدرے تفصیل معلوم ہوئی، خوشی ہوئی کہ جشن کامیاب رہا۔ شکیل بھائی کا تفصیلی خط بھی ملا اور رپورٹ بھی۔

میں پہلے ہی لکھ چکا ہوں کہ نہ بلانا ہی میرے حق میں بہتر رہا ورنہ مجھے زحمت ہوتی۔ میں دوروز کے سفر سے آیا تو معلوم ہوا کہ آپ نے فون کیا تھا، مسرت ہوئی، آپ کا فون نہیں ورنہ میں فون کرکے بات کرتا۔

عیدالاضحیٰ کی خوشیاں مبارک ہوں۔ تمام ارکان رضا اکیڈمی مالیگاؤں کو عید مبارک پیش کردیں۔ دیگر حالات لائقِ صد شکر ہیں۔

والسلام
محمد عبدالمبین نعمانی قادری
دارالعلوم قادریہ، چریاکوٹ
13 / 03 / 2000

☆......☆......☆

(۱۱)

۹۲/۸۶ء

۱۷/ذی الحجہ ۱۴۲۰ھ

عزیزم محمد حسین رضوی زید علمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !!

رات میں نے فون پر آپ لوگوں سے بات کی، صبح کی ڈاک سے لفافہ ملا۔ جس میں شکیل بھائی کا نہایت تفصیلی مکتوب تھا اور آپ کا بھی، خطوط پڑھ پڑھ کر آپ لوگوں کی ملاقات کا لطف اٹھایا پروگرام کی تفصیل جان کر، رپورٹ پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی۔

حضرت مولانا مفتی مجیب اشرف صاحب سے تو بمبئ پھر گھوسی عرسِ امجدی میں بھی ملاقات ہوئی، اور بہت ساری باتیں بھی ہوئیں، بمبئ میں جشنِ شارح بخاری کے موقع پر ان کا بیان سب پر حاوی رہا۔

خانقاہ رضویہ کا افتتاح بھی آپ حضرات کو مبارک ہو، سنی تبلیغی جماعت کا تعارف ارسال کر رہا ہوں اس سے سبق لے کر کچھ اس راہ پر بھی چلیں تاکہ بنیادی کام آگے بڑھے، احباب کو سلام، کل سفر پر نکل رہا ہوں ۲۷/اپریل کے بعد ملاقات ہوسکتی ہے۔

والسلام !! نعمانی قادری
24 / 03 / 2000

وضاحت: مالیگاؤں میں سلسلۂ قادریہ برکاتیہ رضویہ سے منسلک احباب نے نیا اسلام پورہ میں ''خانقاہِ رضویہ'' اور ''مسجد مفتی اعظم'' کا قیام عمل میں لایا۔ جس کی افتتاحی تقریب پر مشتمل پوسٹر اور دعوت نامہ ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی نے حضرت علامہ

محمد عبدالمبین نعمانی صاحب کو ارسال کیا تھا۔ خانقاہِ رضویہ اور مسجد مفتیِ اعظم کی افتتاح کے لیے خصوصی طور پر مورخہ ۲۱؍اپریل ۲۰۰۰ء مطابق ۱۶؍محرم الحرام ۱۴۲۱ھ کو شہزادۂ خاندانِ برکات امینِ ملت حضرت پروفیسر ڈاکٹر سید محمد امین میاں صاحب قبلہ (سجادہ نشین، مارہرہ مطہرہ) مالیگاؤں تشریف فرما ہوئے۔ خانقاہ رضویہ کا افتتاح حضرت امینِ ملت دام ظلہٗ کے دست مبارک اور دعا سے ہوا۔ جب کہ مسجد مفتیِ اعظم میں پہلی نماز کی امامت بھی آپ ہی نے ادا فرمائی، اسی پس منظر میں علامہ محمد عبدالمبین نعمانی صاحب قبلہ نے ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی کو یہ خط روانہ فرما کر اہلِ مالیگاؤں بالخصوص سلسلۂ رضویہ سے منسلک احباب کو مبارک باد پیش کی ۔ واضح ہو کہ ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی کی تحریر کردہ یادداشتوں سے پتا چلتا ہے کہ انھوں نے خانقاہِ رضویہ کے افتتاح کے بعد ایک مضمون بہ عنوان ''خوشا مسجد و مدرسہ خانقاہے'' تحریر کر کے خانقاہِ رضویہ کے بانیان اور منتظمین کو مبارک باد دی تھی ۔ مذکورہ مضمون اُسی دوران شہر کے بیشتر معاصر اخبارات کی زینت بھی بنا تھا جسے کافی لوگوں نے پسند بھی کیا تھا۔

☆......☆......☆

(۱۲)

۹۲/ ۸۶ کے

۳۰؍ذی الحجہ ۱۴۲۰ھ

06 / 04 / 2000

عزیزم حسین بھائی

السلام علیکم!!

خط ملا، شکیل سبحانی صاحب کا بھی تفصیلی مکتوب دستیاب ہوا جسے پڑھ کر مسرت ہوئی، مراسلہ بھی مل گیا تھا جس کو ماہ نامہ اشرفیہ کے حوالے کر دیا ہے، امید ہے کہ چھپ جائے گا۔

امید کہ ''ائمہ اربعہ'' پسند آئی ہوگی اس ٹاپک پر کوئی کتاب نہیں تھی، اس لیے اس کی اشاعت عجلت میں آئی۔ اب ان شآء اللہ تعالیٰ ''خلفاے اربعہ'' اسی انداز سے منظرِ عام پر آئے گی۔

پروفیسر مسعود احمد صاحب کی ایک کتاب ہے ''خوب و ناخوب'' مختصر اور عمدہ ہے اس کو شائع کروانے کی کوشش کریں۔ احباب کو سلام کہہ دیں۔

والسلام

محمد عبدالمبین نعمانی قادری

☆......☆......☆

(۱۳)

۹۲/۸۶ ء

عزیزم محمد حسین بھائی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !!

آپ کا خط اور دونوں مضامین ملے، حسنؔ بریلوی کی نعتیہ شاعری، والا مضمون دیکھ کر کنزالایمان ماہ نامے کو بھیج دیا، اور ''الرحیل'' پر تبصرہ ماہ نامہ اشرفیہ کے حوالے کردوں گا ان شآء المولیٰ تعالیٰ،

مرے پھول مجھ کو دیجئے، کے بجاے دیجے وزن کے لحاظ سے صحیح ہے، علمأ اولیأ، پر ہمزہ اردو میں نہیں لکھتے، اور عربی میں بھی ہمزہ الف کے بعد ہے نہ کہ الف کے اوپر یعنی اس طرح علماء، اولیاء، ۔۔۔آپ کے مضمون میں الف کے اوپر ہمزہ ہے۔

اور کوئی خاص غلطی نظر سے نہیں گذری کہ آپ کو مسودہ واپس کرتا۔

کتاب ''غلط ترجموں کی نشان دہی'' از: مولانا یٰسین اختر مصباحی نظر سے گذری،

ٹائیٹل کی پیشانی والا ایک سطری مضمون نہ ہونا چاہیے، اولاً اس لیے پڑھنے والے بدک جاتے ہیں اور مقصد مفقود ہوجاتا ہے ۔ دوسرے یہ کہ ترجمہ کی غلطیاں سب خدا و رسول کی شان میں گستاخیاں، کے ضمن میں نہیں آتیں، جب کہ اس سرخی سے سب پر گستاخی کا حکم لگتا معلوم ہوتا ہے، رد میں بھی احتیاط کے پہلو کو ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیے، ورنہ کبھی کبھی اس طرح کی بے احتیاطی سے جواب الجواب مشکل ہوجاتا ہے، البتہ ''غلطیاں'' عام لفظ ہے۔ خطا چوک، خلافِ اولیٰ، حرام، کفر سب کو شامل ہے، ۔''قرآن کے غلط ترجموں کی نشان دہی'' خود عام فہم ہے اس کے ساتھ کسی اور سطر کی ضرورت ہی نہیں۔ آیندہ ایڈیشن میں ٹائیٹل بالکل بدل دینا چاہیے۔

عزیزی ذوالفقار احمد سلمہٗ خیریت سے ہیں، درجۂ اولیٰ میں ان کا داخلہ کرلیا ہے، درجہ اعدادیہ

ہمارے یہاں نہیں اعدادیہ کی کچھ کتابیں ان کو علاحدہ سے پڑھانے کی کوشش ہوگی۔ چوں کہ وقت گذرنے کے بعد آئے ہیں اسباقِ گذشتہ چھوٹے ہوئے ہیں اس لیے ذرا دقت ہوگی، لائن پکڑنے میں وقت لگے گا، لیکن چوں کہ عزیزِ موصوف باذوق ہیں امید ہے کہ جلد ہی لائن پر لگ جائیں گے۔

''ثمرِ فصاحت'' ایک نسخہ مولانا شہاب الدین رضوی (بریلی شریف) کے پاس میں نے دیکھا تھا، ان سے فوٹو کاپی حاصل کرلیں، بلکہ کوشش کریں اس کی اشاعت کی۔

والسلام

محمد عبدالمبین نعمانی قادری

۱۸/محرم الحرام ۱۴۲۱ھ

23 / 04 / 2000

وضاحت: دارالعلوم قادریہ چریاکوٹ میں اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لیے ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی کے برادرِ نسبتی جناب محمد رضا کے لایق و فایق فرزند حافظ و قاری مولانا ذوالفقار رضا، مالیگاؤں سے ۱۰/محرم الحرام ۱۴۲۱ھ کو عقیل احمد رضوی اور میمن محمد اسماعیل رضوی کے ہمراہ منماڑ سے روانہ ہوئے، ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی ان احباب کے ساتھ منماڑ تک گئے۔ حافظ ذولفقار رضا کے ہمراہ ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی نے اپنے دو مضامین ''علامہ حسن رضا بریلوی کی نعتیہ شاعری'' اور ''الرحیل: فخرِ مشرق علامہ بدرالقادری مصباحی کا مجموعۂ کلام'' بہ غرضِ اصلاح روانہ کیا۔ حضرت نے اس پر نظرِ ثانی فرما کر علامہ حسن رضا والا مضمون ماہ نامہ کنزالایمان، دہلی بھیج دیا۔ جو کہ ماہ نامہ کنزالایمان، دہلی جلد نمبر ۳، شمارہ نمبر ۱۱، ستمبر ۲۰۰۱ء/ جمادی الثانی ۱۴۲۲ھ، صفحہ ۳۸/ ۴۲ پر شائع بھی ہوا۔ حضرت نعمانی صاحب قبلہ کے اِس خط میں اُسی کی طرف اشارہ ہے۔

علامہ یٰسٓ اختر مصباحی کی کتاب ''غلط ترجموں کی نشان دہی'' مالیگاؤں سے شائع ہوئی، اس کے ٹائٹل پر لکھی گئی ایک عبارت کی اصلاح بھی اِس خط میں فرمائی۔ حافظ ذوالفقار رضا کے داخلے کی اطلاع بھی دی، نیز علامہ حسن رضا بریلوی کے غزلیہ دیوان جس کی ایک طویل عرصہ سے ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی کو تلاش تھی، اُس کے بارے میں بتایا لیکن وہاں سے بھی نہ ملی۔ ہاں! ثمرِ فصاحت کی تلاش وجستجو کا ذکر جب ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی نے ای میل کے ذریعہ بدایوں شریف کی عظیم خانقاہ کے عالی مرتبت شہزادے شہیدِ بغداد علامہ محمد اسید الحق عاصم القادری بدایونی ثم بغدادی نور اللہ مرقدہٗ سے کیا تو موصوف نے ثمرِ فصاحت کے اولین نسخے کی پی ڈی ایف کاپی اُسی دن ای میل کر دی۔ اللہ ایسے عظیم علمی دوست کے مرقد پر نور وانوار کی بارش برسائے (آمین!)

☆......☆......☆

(۱۴)

۹۲/۸۶ء

چریا کوٹ، مئو

۱۰/ربیع الاول ۱۴۲۱ھ

13 / 06 / 2000

عزیزم محمد حسین مشاہدؔ سلمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !!

آپ کا خط مع ''یادِ نعمانی'' نظم ملا تھا، جس میں آپ نے اپنی محبت وعقیدت کے خوب خوب جوہر بکھیرے ہیں اور بہت کچھ وہ کہہ ڈالا ہے جس کا میں قطعاً مستحق نہیں۔

کلام میں سرسری لفظی جو خامیاں نظر پڑیں اصلاح کر دیں ہے، تاکہ آپ کی محبت کو ٹھیس نہ لگے، ۔

بریلی شریف میں شکیل بھائی سبحانی، ڈاکٹر رئیس صاحب، ماسٹر سلیم شہزاد اور دیگر بہت سے احباب سے ملاقات ہوئی۔ حضرت علامہ مفتی مجیب اشرف صاحب سے بھی ملاقات کا شرف ملا، آپ کی کمی رہ گئی تھی۔ گیارہویں شریف میں کیا پروگرام ہوگا؟ میری ضرورت واقعی ہوتو حاضر ہوں ورنہ فرصت دے دیں تو بہت اچھا، بات کر کے آپ لکھیں یا فون کریں۔ سب احباب کو سلام۔

والسلام

محمد عبدالمبین نعمانی قادری غفرلہٗ

وضاحت: ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی نے علامہ محمد عبدالمبین نعمانی صاحب قبلہ سے اپنی دلی عقیدت و محبت کا والہانہ اظہار کرتے ہوئے ایک منظوم نذرانۂ خلوص بہ عنوان ''یادِ نعمانی'' اپنے ایک خط کے ساتھ حضرت نعمانی صاحب قبلہ کو ارسال کی۔ اُسی کے جواب میں حضرت نعمانی صاحب قبلہ نے یہ مکتوبِ گرامی ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی کو روانہ فرمایا۔ ازراہِ عجز و انکسار یہ تحریر فرمایا کہ: '' آپ نے اپنی محبت و عقیدت کے خوب خوب جوہر بکھیرے ہیں اور بہت کچھ وہ کہہ ڈالا ہے جس کا میں قطعاً مستحق نہیں۔'' ساتھ ہی کلام کی سرسری لفظی خامیوں کی اصلاح بھی فرمادی۔ ذیل میں ''یادِ نعمانی'' ملاحظہ فرمائیں ؎

نذرانۂ عقیدت بحضور علامہ مفتی محمد عبدالمبین نعمانی صاحب قبلہ

یہ کس کی قلبِ مضطر میں ہوئی ہے جلوہ سامانی
کہ ظلمت خانۂ دل ہوگیا ہے میرا نورانی

وہ اک مردِ خدا، پابندِ سنّت، شرع کا حامل
کہ جو کرتا ہے علم و آگہی کی نور افشانی

نگہ پڑتے ہی لگتا ہے وہ کوئی مردِ مومن ہے
جبیں پر ہے تقدس کی لکیریں ساری نورانی

لباسِ سادگی تن پر، عمامہ سادہ ہے سر پر
نظر آتی ہے اس کو دیکھ کر سنّت کی لمعانی

خموشی میں تکلم کی حلاوت اس کے رہتی ہے
بیاں میں اس کے پوشیدہ ہے معنیٰ کی فراوانی

وہ علم و فضل کا دریا، صفا و صدق کا پیکر
زمانے بھر میں ہے وہ بے گماں اک مردِ لاثانی

مصنف ہے، محقق ہے وہ شاعر بھی بڑا خوش گو
دکھاتا ہے قلم کی وہ عجب ہی اپنے جولانی

رضا کے علم و مسلک کی ہو ترویج و اشاعت، بس
اسی کے واسطے دن رات دیتا ہے وہ قربانی

شریعت کا امیں وہ ہے طریقت کا بھی رہبر ہے
لٹائے جارہا ہے فیضِ رضوی نوری بُرہانی

مسرّت بخش اُن ایّام کو کیسے بھلائیں ہم
جب اس مردِ خدا ہیں کی ہمارے یاں تھی مہمانی

رہے گا ہر گھڑی سرسبز اُس کی یاد کا گلشن
دلوں پر ثبت ان مٹ نقش سی ہے یادِ نعمانی

ہے تجھ سے ملتجی خستہ مُشاہدؔ اے خداوندا!
کہ اُن کا سایہ تو سر پر ہمارے دائماً رکھنا

☆......☆......☆

(۱۵)

۹۲/۸۶ے

عزیزم

سلامِ مسنون!

خط ملا، پھر رپورٹ اجمالی تعارف رضا اکیڈمی، کنزالایمان سے متعلق مصر سے جو مضمون چھپا ہے اس کی نقل (عربی وانگلش) ماہ نامہ اشرفیہ کے تازہ شمارے میں ہے، ملاحظہ کرلیں۔

کنزالایمان سے متعلق بات حافظ قمرالدین سے مبارک پور میں ہوئی، وہ عرسِ عزیزی میں آئے تھے۔ انھوں نے کہا جب بھی چھپوانا ہو دہلی آجائیں ہر طرح تیار ہوں۔ میں نے پانچ سو کا خرچ پوچھا تو کہا جا کر معلومات کرلے لکھوں گا۔ لہٰذا آپ حضرات براہِ راست ان سے فون پر بات کرلیں، اور جب بلائیں چلے جائیں، کام سامنے ہو تو بہتر ہے۔

والسلام

محمد عبدالمبین نعمانی

05 / 09 / 2000

وضاحت: علامہ محمد عبدالمبین نعمانی صاحب قبلہ کا تاریخ ساز کارنامہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی کے ترجمۂ قرآن کنزالایمان کی تصحیح ہے۔ رضا اکیڈمی، شاخ مالیگاؤں نے حضرت نعمانی صاحب قبلہ کی تحریک پر کنزالایمان کے تصحیح شدہ ایڈیشن کی اشاعت کا بیڑا اُٹھایا۔ اُسی ضمن میں حضرت نعمانی صاحب قبلہ نے اِس خط کے ذریعے رہنمائی فرمائی۔

☆......☆......☆

(۱۶)

۹۲/۸۶ء

عزیزم حسین میاں

السلام علیکم!

آپ کا خط ملا، ادھر دو ماہ سے مسلسل پروگرامات کی وجہ سے کافی مصروفیت رہی اور ابھی شبِ برات تک اس کا سلسلہ جاری رہے گا۔ ان شآء المولیٰ تعالیٰ!!

چند کتابوں پر مشتمل ایک پیکٹ ارسال کیا ہے ملنے پر اطلاع دیں گے۔

''امام احمد رضا کا نظریۂ تعلیم'' میرے پاس تھی ایک صاحب لے گئے آج تک واپس نہیں کیا، پھر ایک کتاب عبدالنعیم عزیزی صاحب نے بھیجی تھی جو مدرسہ کی لائبریری میں ہے مگر تلاش کرنے پر ملی نہیں، جس کا افسوس ہے، ڈاکٹر عبدالنعیم صاحب کے پاس ضرور کتاب ہوگی، ان سے فوٹو کاپی حاصل کر لی جائے۔

آپ کی کتابیں، یعنی رضا اکیڈمی کی اہل سنت و جماعت کا تعارف، علمِ دین و دنیا، ۔ دونوں کتابیں میرے پاس ختم ہیں، اکثر سفر میں بھی کتابیں لے جا کر تقسیم کرتا رہا، لہٰذا دونوں ہی ۵۰/۵۰/عدد ارسال کرنے کی زحمت کر دیں گے۔

والسلام

محمد عبدالمبین نعمانی

17 / 10 / 2000

☆......☆......☆

(۱۷)

۹۲/۸۶ ء

۲۹/رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ

26 / 12 / 2000

عزیزی حسین بھائی

السلام علیکم!

بہ خیر ہوں اور طالبِ خیریت، آپ کا خط ملا، یاد آوری کا شکریہ۔

مولانا بدرالقادری پر جو مضمون دیکھ کر بھیجا تھا اس کو صاف کر کے آپ ارسال کر دیں تو ماہ نامہ اشرفیہ میں چھپوانے کی کوشش کروں۔ یا براہِ راست آپ کنزالایمان ماہ نامہ میں بھیج دیں۔

مارہرہ شریف امسال عرسِ قاسمی برکاتی میں اچانک اور کراماتی انداز سے جانا ہوا، ہر سال ارادہ کرتا مگر کسی نہ کسی وجہ سے پہنچنا نصیب نہ ہوتا۔ امسال حضرت امین میاں قبلہ نے ازخود خط تحریر فرمایا کہ عرس میں آئیں۔ میں حیرت میں تھا کہ عرس کی شرکت کے لیے دستخطی خط کی کیا ضرورت؟ پھر انھیں دنوں جمشید پور بہار کا ایک پروگرام تھا۔ میں تشویش میں تھا کہ کیسے پہنچوں گا، خاص خط آیا ہے، نہ جانا بھی محرومی ہوگی، کہ اچانک وہ پروگرام جس کی وجہ سے پہنچنا مشکل تھا کینسل ہو گیا، میں نے خیر منائی اور خدا خدا کر کے مارہرہ شریف پہنچا۔ اسٹیج پر بیٹھا تھا کہ اچانک میرے نام کا اعلان ہوا۔ میں ہکا بکا رہ گیا۔ کیوں کہ نہ خط میں کوئی تذکرہ تھا نہ زبانی، نہ میرا وہم و گمان۔ بہ ہر حال اس نوازشِ خسروانہ پر جتنا ناز کروں کم ہے۔ آپ اپنی علمی و تعلیمی کوشش جاری رکھیں۔ مولیٰ عزوجل ہر نیک ارادے میں کامیابی دے، دینِ متین اور قوم و ملت کا زیادہ سے زیادہ کام لے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین علیہ وآلہ الصلاۃ والتسلیم! آپ کے جملہ احباب کو سلام اور عید مبارک!!!!

والسلام

محمد عبدالمبین نعمانی قادری

وضاحت: فخر مشرق مولانا بدرالقادری مصباحی (حال مقیم ہالینڈ) کی خصوصًا نظمیہ شاعری کا رنگ و آہنگ بالکل اقبالؔ کی فکر سے مملو ہے بعض کلام پر تو بالکل اقبال کے کلام کا شبہ ہونے لگتا ہے۔ ان کے مجموعۂ کلام ''الرحیل'' پر ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی نے ایک تبصراتی مضمون لکھ کر حضرت نعمانی صاحب قبلہ کو ارسال کیا تھا، اُس پر حضرت نے نظر ثانی فرمائی تھی۔ یہ مضمون ماہ نامہ کنزالایمان، دہلی جلد نمبر ۶، شمارہ نمبر ۲، دسمبر ۲۰۰۲ء/رمضان، شوال ۱۴۲۳ھ، صفحہ ۴۵/۴۸ پر شائع ہوکر اہل دانش کی توجہ حاصل کر چکا ہے۔ درج بالا خط میں حضرت نعمانی صاحب نے ماہ نامہ کنزالایمان میں ارسال کرنے کی ترغیب دی۔

دوسری اہم اور یادگار بات جس کا ذکر حضرت نعمانی صاحب قبلہ نے اِس خط میں فرمائی وہ ہے مارہرہ مطہرہ کی حاضری اور وہاں سے ملنے والا اعزازِ خسروانہ۔

ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی کی مرقومہ یادداشتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۲۰۰۰ء میں منعقدہ عرسِ قاسمی کا دعوت نامہ حضرت نعمانی صاحب قبلہ کو صاحب سجادہ حضرت سید محمد امین میاں قبلہ دام ظلہٗ کا تحریری موصول ہوا۔ اس عرس کے موقع پر خرقہ پوشی کی شب میں منبرِ نور سے حضرتِ اقدس سید محمد امین میاں قبلہ نے حضرت علامہ محمد عبدالمبین نعمانی صاحب قبلہ کو سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ کی خلافت و اجازت بخشی۔ ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی نے حضرت نعمانی صاحب قبلہ کو ایک تہنیت نامہ ارسال کرکے اس اعزازِ خسروانہ پر مبارک باد پیش کی۔ اُسی کے تناظر میں یہ خط تشریف لایا۔

☆......☆......☆

(۱۸)

۹۲/۸۶ء

۳؍محرم ۲۲ھ، ایک بجے شب

چریاکوٹ

عزیزم حسین بھائی

السلام علیکم!

ابھی کچھ دیر قبل شکیل بھائی کا فون آیا تھا، اس وقت بات یاد نہ رہی، وہ یہ کہ ''اسوۂ حسنہ'' نامی کتاب جو پاکستان کے پروفیسر مسعود احمد صاحب کے مقدمے کے ساتھ چھپی تھی، آپ نے مجھ سے لے کر اس کا فوٹو کرایا تھا۔ وہ کتاب اسی وقت سے غائب ہوگئی ہے۔ اب میں نے اس کے پرانے نسخے سے فوٹو لے کر کتابت کرالی ہے، اچانک یاد آیا کہ وہ پیش لفظ جو بڑے زوردار انداز میں پروفیسر صاحب نے تحریر کیا ہے شامل ہوجاتا تو بہتر تھا۔ لہٰذا آپ صرف پروفیسر صاحب کا مضمون جو شروع میں شاملِ کتاب ہے اس کی فوٹو کاپی بھیج دیتے تو اچھا تھا۔ اور اگر ہوسکے تو اس کی اشاعت کی ذمہ داری آپ کے احباب لے لیں تو اور اچھا ہے۔ ورنہ کہیں نہ کہیں سے تو اس کو چھپنا ہی ہے، کتابت مکمل ہے تصحیح ہورہی ہے۔

''رضا اکیڈمی، مالیگاؤں'' سے کنزالایمان کے تصحیح شدہ نسخے کی اشاعت آخری مراحل میں ہے۔ اس خط کے ساتھ ایک مضمون ''اِس اشاعت کی خصوصیات'' ارسال کررہا ہوں۔ شکیل بھائی سبحانی کو دکھالیں، خود بھی دیکھ لیں اور جملہ ارکان کو بھی بتادیں۔ اس کو کنزالایمان کے شروع میں شامل کرنا ہوگا۔ نیز اسی مضمون میں نیچے ''اعلانِ سعادت نشان'' کے ضمنی عنوان سے ایک اعلان رسمِ اجرا سے

متعلق ہے جسے جلی انداز میں حذف واضافہ کے ساتھ کنزالایمان میں شامل کیا جائے گا۔

اللہ عزوجل آپ سب سے خوب دین کا کام لے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین علیہ وآلہ الصلاۃ و التسلیم! جملہ احباب کو سلام!!

نعمانی

28 / 03 / 2001

وضاحت: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی بریلوی قدس سرہٗ کے ترجمۂ قرآن کنزالایمان کے تصحیح شدہ نسخہ کی اشاعت حضرت علامہ نعمانی صاحب قبلہ کے اشارہ وایما پر رضا اکیڈمی کی مالیگاؤں برانچ کے زیرِ انصرام عمل میں آیا، اس مکتوب میں اسی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت نعمانی صاحب نے ایک مضمون بھی ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی کو ملفوف روانہ کیا جو کہ کنزالایمان مطبوعہ رضا اکیڈمی شاخ مالیگاؤں میں شامل ہے۔

☆......☆......☆

(۱۹)

۹۲/۸۶ ء

چریا کوٹ، نعمانی

عزیز مکرم حسین بھائی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ !

آپ کا خط ملا تھا، ذوالفقار سلمہٗ کے ہاتھ سے، جواب بھی دے دیا ہے پہنچا ہوگا۔

''اسوۂ حسنہ'' نامی کتاب مصنفہ مولانا حشمت علی بریلوی علیہ الرحمہ مع مقدمہ پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب کی فوٹو کاپی رضا اکیڈمی کو دی تھی، اصل کتاب میرے پاس سے غائب ہے۔ لہٰذا آپ اس کی زیروکس کاپی نکلوا کر بھیج دیں۔ ایک پرانے نسخے سے اس کتاب کی نئی کتابت کرائی ہے، تصحیح کے لیے نئے نسخے کا فوٹو مطلوب ہے اور پروفیسر صاحب کا مقدمہ بھی شامل کرنا ہے، اس کی اشاعت کہاں سے ہوگی ابھی اس کا فیصلہ نہیں کیا ہے۔ آپ حضرات بھی اس کی اشاعت پر توجہ دے سکتے ہیں، ورنہ اسی طرف کسی کو تیار کروں گا، ان شآء المولیٰ تعالیٰ !! پہلے اس کی تصحیح وغیرہ کا کام مکمل کرنا ضروری ہے، کتاب مجھے بہت پسند ہے اس کی اشاعت میرے نزدیک اہمیت رکھتی ہے۔ احباب و ارکانِ رضا اکیڈمی کو سلام کہہ دیں۔ نام کس کا کس کا لکھوں جگہ بھی کم ہے، آپ خود نام بنام سب کو بول دیں۔

والسلام

محمد عبدالمبین نعمانی قادری

24 / 04 / 2001

☆......☆......☆

(۲۰)

۹۲/۸۶ء

از: چریا کوٹ

۶ رصفر المظفر ۱۴۲۴ھ

عزیزم محمد حسین مُشاہدؔ رضوی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !

امید کہ بہ خیر ہوں گے، آپ کا خط والدہ اور والد صاحب کے حج پر جاتے وقت آیا تھا، اب تو ضرور واپس ہو چکے ہوں گے۔ مولاے قدیر ان کے حج کو قبول و مبرور فرمائے، اور اس کی برکتوں سے تا زندگی شادکام و بامراد رکھے، آمین بجاہِ سید المرسلین علیہ وآلہ التحیۃ والتسلیم!!

والدین کو سلام کہہ دیں اور اب ان سے میرے لیے دعا کی درخواست کر دیں کہ مولاے کریم دین و شریعت پر صحیح ایمان وعقیدے کے ساتھ زندگی گذارنے کی توفیق دے، اور تا زندگی اپنے دینِ پاک کی خدمت کی مخلصانہ طور پر توفیق بخشے، آمین بجاہِ سید المرسلین علیہ وآلہ الصلاۃ والتسلیم!!

''الامن والعلیٰ'' کا سارا کام ہو گیا، اب دو ایک روز میں از ہر الاسلام سلمہٗ لے کر دہلی فاروقیہ بک ڈپو کو دینے کے لیے جائیں گے۔ جملہ احباب کو سلام کہہ دیں۔

والسلام

محمد عبد المبین نعمانی قادری

08 / 04 / 2003

وضاحت: ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی کے والدین ۱۰؍جنوری ۲۰۰۳ء کو حج و زیارتِ حرمین شریفین کے لیے روانہ ہوئے، جس کی اطلاع موصوف نے علامہ نعمانی صاحب قبلہ کو ایک خط کے ذریعہ دیتے ہوئے ارکان کی بہ آسانی ادائیگی کے لیے دعاؤں کی التماس کی تھی۔ اُسی کے جواب میں حضرت نے یہ جوابی مکتوب روانہ فرمایا۔ اِس خط میں اعلیٰ حضرت کی مشہورِ زمانہ کتاب الامن والعلیٰ کی تکمیل اور پریس میں بھجوانے کا بھی ذکر ہے۔ واضح ہو کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ عزو جل کی عطا سے دافع البلاء ہونے اور مالک ومختار ہونے کے ثبوت میں لکھی گئی اعلیٰ حضرت کی مایۂ ناز کتاب الامن والعلیٰ کی تسہیل وحواشی کے ساتھ جدید اشاعت رضا اکیڈمی، شاخ مالیگاؤں سے عمل میں آئی۔ ابتدا میں اس کی کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ کے عمل میں ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی نے نہایت نمایاں کردار ادا کیا تھا۔ بعدہٗ حضرت علامہ نعمانی صاحب قبلہ کے پاس کمپوز شدہ فائیل ارسال کی گئی حضرت نے تصحیح فرماتے ہوئے مزید تسہیل بھی کردی اور حواشی کا اضافہ بھی کر دیا۔ الحمدللہ! الامن والعلیٰ کی اس اشاعت کو علما ومشائخ اور عوام وخواص نے کافی سراہا۔ الامن والعلیٰ مطبوعہ رضا اکیڈمی، مالیگاؤں میں شامل حضرت نعمانی صاحب قبلہ کے مضمون میں بھی ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی کا حضرت نے ذکر فرمایا ہے۔

☆......☆......☆

(۲۱)

۹۲/۸۶ ء

عزیزم محمد حسین سلمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

امید کہ مزاجِ گرامی بہ خیر ہوگا۔

آپ کی کتاب ''نکاح اور اس کے آداب'' لکھ کر بریلی شریف کے لیے لے کر چلا، ایک دوکان پر چریا کوٹ میں بیٹھا، بس کے انتظار میں، بس آئی میں فوراً اچل پڑا، وہ لفافہ جو ہاتھ میں تھا اٹیچی میں نہ رکھ سکا تھا وہ دوکان پر چھوٹ گیا، اب واپس جا کر فوراً اڈاک سے بھیج دوں گا۔ ان شآء اللہ تعالیٰ!! جو مضامین آپ حذف کرنا چاہیں اس کی اجازت ہے۔ عربی عبارات قصداً نہ لکھا کہ کتاب طویل ہوجائے گی۔

امید کہ والد صاحب بھی خیریت سے ہوں گے، والدین کو سلام ودعا کہہ دیں۔

آپ کا تحفہ مصلیٰ، تسبیح وغیرہ ملا، یادآوری کا شکریہ!!

والسلام

محمد عبدالمبین نعمانی قادری

۲۶ر صفرالمظفر ۱۴۲۵ھ

وضاحت: ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی کے عقدِ مسنون کے موقع پر مہمانوں کو دینی و اصلاحی لٹریچر کی اشاعت اور تقسیم کے لیے حضرت علامہ نعمانی صاحب قبلہ نے ڈاکٹر مُشاہدؔ اور اُن کے اہلِ خانہ کو ترغیب دلائی ،جس کو عملی جامہ پہنایا گیا۔ حضرت نعمانی صاحب قبلہ نے ایک رسالہ لکھ کر روانہ کیا تھا۔ جس کی اشاعت عمل میں لائی گئی ۔ الحمدللہ! مالیگاؤں شہر میں حلقۂ اہل سنت و جماعت میں نکاح کی تقریب میں دینی و اصلاحی لٹریچر کی تقسیم کا آغاز ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی کے نکاح سے ہوا، یہ مستحسن عمل اس کے بعد سے اکثر مجالسِ نکاح میں دیکھا جانے لگا۔ مالیگاؤں میں اس اہم پیش رفت کے سرخیل حضرت نعمانی صاحب قبلہ ہی ہیں ۔ اللہ کریم حضرت کا سایہ دراز تر فرمائے ۔آمین!!

☆......☆......☆

(۲۲)

۹۲/۸۶ ؁ء

۳؍ربیع الاول شریف ۱۴۲۵ھ

24 / 04 / 2004

عزیزم محمد حسین سلمہٗ

السلام علیکم!

کل کا دن نظر ثانی میں گذر گیا، ڈاک نہ بھیج سکا۔ آج کوشش کر کے ارسال کر رہا ہوں۔ چالیس حدیثیں میرے گمان میں تھیں بعد میں شمار کیا تو زیادہ ہو گئیں، آپ چاہیں تو آخر کی چند نکال کر چالیس رکھ دیں یا پورے مسودے کو چھپوا دیں۔ مضامین اور بھی لکھے تھے، مگر اختصار کے پیشِ نظر دوبارہ جو لکھا وہ بھی بڑھ گیا اور ارسال کر دیا۔ اندازہ ہے کہ چوبیس یا بتیس میں آئے۔ آپ چاہیں تو صرف حدیثیں لے لیں تبصرے حذف کر دیں تو صفحات کم ہو جائیں گے۔ شاید ۱۶؍پیج میں آجائیں، ملنے پر اطلاع دے دیں اور تصحیح کا خاص خیال رکھیں۔

والدین کو سلام دونوں بھائیوں کو بھی سلام اور دعائیں!!

والسلام

محمد عبدالمبین نعمانی قادری

وضاحت: ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی کے عقدِ مسنون کی مجلس اور ولیمہ کے موقع پر دینی و اصلاحی لٹریچر تقسیم کرنے کے لیے حضرت نعمانی صاحب قبلہ نے ''نکاح اور شادی، اسلامی نقطۂ نظر سے'' نامی ایک رسالہ قلم بند فرمایا، جس کی اشاعت نوری مشن، مالیگاؤں کے اہتمام سے ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی کے والدین نے کروائی، جس کی تقسیم ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی کے نکاح کی مجلس منعقدہ مورخہ ۱۷ رمئی ۲۰۰۴ء ۲۷ر ربیع الاول ۱۴۲۵ھ بروز پیر بہ مقام مفتی اعظم مسجد، نیا اسلام پورہ میں عمل میں آئی۔ درج بالا مکتوبِ گرامی کے ساتھ حضرت قبلہ نعمانی صاحب نے قلمی رسالہ ارسال فرمایا تھا۔ اُسی کا ذکر کیا ہے۔

☆......☆......☆

(۲۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۰ رربیع الآخر ۱۴۲۵ھ

09 / 06 / 2004

عزیزی محمد حسین مُشاہدؔ رضوی سلمہٗ ربہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !!

عقدِ مسنون وشادی خانہ آبادی کا دعوت نامہ بہ شکل کارڈ ملا تھا، میں تو نہ پہنچ سکا، میری دعائیں ضرور ساتھ تھیں۔ مولیٰ تعالیٰ جوڑا سلامت رکھے، سعادت مندی کی توفیق دے، روشن وخوش گوار مستقبل سے نوازے، آپ کے جمیع اہلِ خانہ کو خوشی وخرمی سے ہر گھڑی سرفراز فرماتا رہے۔ دارین کی نعمتوں برکتوں سے ہمکنار کرے، آمین بجاہ سید المرسلین علیہ وآلہ وصحبہ الصلاۃ والتسلیم !!

کتابچہ ''نکاح اور شادی'' کے پاس نسخے آئے تھے، ہاتھوں ہاتھ تقسیم ہوگئے، مزید کچھ نسخے

ہوں تو ارسال کرنے کی زحمت کریں گے۔ والدین کو سلام کہہ دیں، بھائیوں کو دعائیں اور دیگر احباب کو بھی حسبِ ملاقات و یاد سلام و دعا پیش کر دیں۔

آج کل میں مستقل المجمع الاسلامی مبارک پور میں ہوں، جمعہ اور ہفتہ کے روز چڑیا کوٹ رہتا ہوں معمول یہی ہے، کبھی کبھی کسی خاص ضرورت کے تحت اس میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔ تصنیف و تالیف کی ٹریننگ کا کام چل رہا ہے اور المجمع الاسلامی کے دیگر کاموں پر حسبِ فرصت توجہ دی جا رہی ہے۔ ''فرہنگِ ادبیات'' کی سخت ضرورت ہے، کسی قیمت پر حاصل کر کے ارسال کر دیں، بالکل مجبوری ہو تو فوٹو کاپی کرا لیں اور عرسِ عزیزی میں کوئی آنے والا ہو تو دستی، ورنہ ڈاک سے ارسال کر دیں، اس کی قیمت اور خرچ فوراً حاضر کر دیا جائے گا، تکلف کی کوئی ضرورت نہیں۔

والسلام

محمد عبد المبین نعمانی قادری

وضاحت: ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی کے عقدِ مسنون کا کارڈ حضرت نعمانی صاحب صاحب قبلہ کو ارسال کیا تھا، جس کے جواب میں یہ دعائیہ اور تہنیتی مکتوب تشریف فرما ہوا۔ ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی کے نکاح کی مجلس میں تقسیم کردہ حضرت نعمانی صاحب کی مؤلفہ کتاب نکاح اور شادی کی مزید کا پیاں طلب فرمائیں۔ نیز معروف ادیب و ناقد جناب سلیم شہزاد کی فرہنگِ ادبیات بھی حضرت نے منگوائی۔

حضرت نعمانی صاحب کی شخصیت کا یہ نمایاں وصف ہے کہ وہ اصاغر پر دعاؤں کی سوغاتیں لٹانے میں بڑے فراخ دل ہیں۔ نیز اگر آپ کسی سے اپنی پسند کی کوئی کتاب یا رسالہ منگواتے ہیں تو اُس کی رقم کی ادائیگی بھی ضرور فرماتے ہیں۔

☆......☆......☆

(۲۴)

۹۲/۸۶ء

عزیز مکرم محمد حسین مشاہد رضوی زید علمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !!

آپ کا فون آیا، بات چیت بھی ہوئی، اس کے بعد جب روم پر آیا تو آپ کے استفتے کا جواب رکھا ہوا ملا۔ جو ارسال کر رہا ہوں۔ جواب حضرت مفتی صاحب نے بہت اجمال کے ساتھ لکھا ہے اگر آپ جواب ٹھیک سے سمجھ جائیں تو بہتر ہے، ورنہ مزید اپنے شبہات لکھ بھیجیں، لیکن براہِ راست جوابی لفافے کے ساتھ سوال ارسال کریں، تو جلد جواب کی امید ہے۔ مزید میرے پاس بھی اس کی کاپی بھیج دیں۔

دیگر احوال لائقِ صد شکر ہیں، عزیزی محمد رضا سلمہٗ کو سلام اور دعائیں۔

یادگارِ رضا ممبئ کے مفتیِ اعظم نمبر سے متعلق حالات سے آگاہ کرتے رہیں، نئے مضامین آرہے ہیں یا نہیں؟ کسی نمبر کے لیے مضامین حاصل کرنا آسان کام نہیں ہوتا۔ مسلسل لگنا پڑتا ہے۔

ایک بار آپ نے واقعۂ اذانِ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں سوال لکھا تھا، میری اپنی کوئی تحقیق نہیں ہے۔ ہاں! مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ حضرت شارح بخاری علیہ الرحمہ اس کی تردید کیا کرتے اور فرماتے کہ یہ واقعہ ایسا ہے کہ اس کے راوی تواتر کی حد تک ہوں تو کسی طرح مانا جاتا مگر یہاں ضعیف حدیث بھی ملنا مشکل ہے، یوں ہی حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دانت توڑنے والے واقعے کا بھی رد فرماتے اور کہتے یہ عقل و شرع دونوں کے خلاف ہے حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوئی مجذوب یا مجنون تو تھے نہیں کہ ایسی خلافِ عقل حرکت کرتے!!!

مفتیِ اعظم کے آخری ایام والا مضمون کاغذات میں گم ہے اگر اس کی وہ کاپی جو کنز الایمان میں چھپی ہے، دستیاب ہو جائے تو میں اس پر نظر ثانی کر ڈالوں، کنز الایمان ماہ نامے کی کاپیاں میرے یہاں سب منتشر ہیں ان میں ڈھونڈنا بھی مشکل ہے۔

اِن دنوں مصروفیات اس قدر رہیں کہ خطوط کے جوابات نہیں ہو پاتے جب کہ اب خطوط کم آ رہے ہیں فون کی وجہ سے، تاہم آپ ہر جمعرات یا جمعہ کو چڑیا کوٹ کے نمبر پر فون کرلیا کریں۔ گولڈن نگر مالیگاؤں نزد رضا مسجد کا ایک طالب علم عزیزی نورالحسن سلمہٗ نامی یہاں پڑھتا ہے، کل پہلی ملاقات ہوئی ہے۔ اللہ انھیں مالیگاؤں کی سنیت کے لیے نفع بخش وفیض بخش بنائے، آمین بجاہ سید المرسلین علیہ وآلہ وصحبہ الصلاۃ والتسلیم!!

والسلام
محمد عبدالمبین نعمانی قادری مصباحی
20 / 08 / 2005

وضاحت: ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی کی یادداشتوں سے پتا چلتا ہے کہ موصوف میں حضرت نعمانی صاحب قبلہ کو ارسال کردہ ایک خط کے ساتھ محقق مسائل جدیدہ حضرت مفتی نظام الدین رضوی صاحب قبلہ کو الملفوظ سے متعلق ایک سوال بھی بھیجا تھا۔ اس میں اُسی استفتا کا ذکر ہے۔

اس خط میں حضرت نعمانی صاحب قبلہ نے ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی کے چھوٹے بھائی (مفتی) محمد رضا مرکزی کو سلام اور دعائیں لکھی ہیں۔ جناب مفتی محمد رضا مرکزی صاحب اُن دنوں ابتدائی تعلیم دارالعلوم حنفیہ سنیہ میں حاصل کررہے تھے۔ بعد ازاں مرکز اہل سنت بریلی شریف میں حضرت تاج الشریعہ دام ظلہ کے قائم کردہ مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا میں داخلہ لیا اور وہاں رہ کر فضیلت اور تخصص میں کامیاب ہوئے۔ حضرت تاج الشریعہ دام ظلۂ کے زیرسایہ اور دیگر قابل اساتذہ کی نگرانی میں عرس اعلیٰ حضرت ۱۴۳۵ھ کے موقع پر فضیلت سے فارغ ہوئے اِس موقع پر طلبہ کی جانب سے رکھے گئے اجلاس میں خصوصی دعا حضرت علامہ محمد عبدالمبین نعمانی صاحب قبلہ نے ہی فرمائی جب کہ اس وقت علامہ افروز قادری

چر یا کوٹی بھی موجود تھے۔ بعدازاں عرس اعلیٰ حضرت ۱۴۳۷ھ تخصص فی الفقہ کی تکمیل کی۔ فی الحال شہر مالیگاؤں میں سنی دعوتِ اسلامی کے مشہور ادارے جامعہ قادریہ نجم العلوم میں درس و تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ آپ ایک اچھے قلم کار بھی ہیں۔ آپ کے درجنوں مضامین و مقالات ملک و بیرون ملک کے اخبارات ورسائل کی زینت بن چکے ہیں۔

علاوہ ازیں اس خط میں یادگارِ رضا ممبئی کے مفتی اعظم نمبر کا بھی ذکر ہے۔ ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی نے اس نمبر کے لیے مضامین کے عنوانات کی فہرست بنا کر اہل قلم کو ارسال کی تھی، نیز نمبر کی ترتیب وتدوین میں بھی اچھا خاصہ حصہ لیا تھا۔

دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ مالیگاؤں کے مشہور جواں سال عالم مولانا نورالحسن مصباحی صاحب کا بھی ذکر اِس خط میں حضرت نعمانی صاحب قبلہ نے فرمایا ہے۔ مولانا نورالحسن مصباحی صاحب نے ابتدائی تعلیم کے بعد اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لیے جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں داخلہ لیا۔ جہاں محنت ومشقت اورعرق ریزی سے تعلیم کی تکمیل کی اورعرسِ عزیزی ۲۰۰۹ء میں فارغ التحصیل ہوئے۔ تعلیم سے فراغت کے بعد دارالعلوم امام احمد رضا رتنا گری میں ایک سال تک درس وتدریس کے فرائض انجام دیئے۔ فی الحال شہر مالیگاؤں میں آپ مدرسہ اہل سنت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے صدر مدرس اور ناظر تعلیمات ہیں۔ اس ادارے کی شہر میں تین شاخیں جاری ہیں جہاں رابعہ تک تعلیم دی جاتی ہے۔ موصوف شہر اور مضافات میں اپنے منفرد طرزِ خطابت کی بنیاد پر کافی پسند کیے جاتے ہیں، خصوصًا نوجوان نسل میں دینی جذبہ اور شعور بیدار کرنے کے لیے آپ مسلسل مصروف ہیں۔

نیز اس خط میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان والے واقعہ اور حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے دانت توڑنے والے واقعہ پر وضاحت بھی ہے۔



(۲۵)

۹۲/۸۶ء

عزیز مکرم محمد حسین مشاہدؔ رضوی زید علمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ !!

امید کہ بہ خیر ہوں گے۔

اب فون کی وجہ سے خطوط کم آ رہے ہیں اور میں بھی مصروفیات کے سبب خطوط کے جوابات نہیں لکھ پاتا۔ آپ سے بھی فون پر بات ہوجاتی ہے، دل خوش ہوجاتا ہے۔ ایک حدیث پاک ارسال کر رہا ہوں جو آج کے دور میں ہمارے لیے درسِ عبرت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اَللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ :

تُوُفِّیَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ وَ دِرْعُهٗ مَرْھُوْنَه۔ وَعِنْدَ یَھُودِیٍّ فِیْ ثَلَاثِیْنِ صَاعاً مِنْ شَعِیْرٍ ۔ (رواہ البخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات اِس عالم میں ہوئی کہ آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس گروی تھی، تیش صاع جَو کے بدلے،

والسلام

محمد عبدالمبین نعمانی قادری

18 / 12 / 2005

☆......☆......☆

(۲۶)

۹۲/۸۶ ء

عزیز مکرم محمد حسین مشاہدؔ رضوی زید علمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ !!

مرشدِ گرامی حضور مفتیِ اعظم قدس سرہٗ کی نعتیہ شاعری پر پی ایچ ڈی کی خبر نے سرشار کیا، دعاؤں کی ساتھ اس اعزاز پر گلہائے تہنیت قبول کریں۔ اللہ آپ کی علمی و تعلیمی ترقی میں مزید چار چاند لگائے، قدم قدم پر کامیابیاں نصیب فرمائے، آمین بجاہ سید المرسلین علیہ وآلہ وصحبہ الصلاۃ والتسلیم !!

مذہب اور ادب کے حوالے سے آپ کی تحریری سرگرمیاں شاد کام کرتی ہیں ۔ ایک مختصر سا تاثراتی مضمون ''مشاہدؔ رضوی......میری نظر میں'' ارسال ہے، گر قبول افتدز ہے عزو شرف !!

والسلام

محمد عبد المبین نعمانی قادری

26 / 05 / 2012

وضاحت: ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی نے اپریل ۲۰۱۱ء میں حضرت مفتی اعظم مولانا مصطفیٰ رضا نوریؔ بریلوی کی نعتیہ شاعری پر پی ایچ ڈی مکمل کی ۔ آپ مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر اولین پی ایچ ڈی ہولڈر کہلائے ۔ اس کے برکات اور ثمرات یوں دیکھنے کو مل رہے ہیں کہ ایسے بابرکت موضوع پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری ملنے کے بعد سے ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی کا اشہبِ قلم دین و مذہب دونوں ہی میدانوں میں سرپٹ دوڑ رہا ہے۔ اب تک مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتب ورسائل کی تعداد ۷۵ رسے متجاوز ہوچکی ہے۔

پی ایچ ڈی کے حصول پر تہنیتی اور دعائیہ مکتوب کے ساتھ حضرت نعمانی صاحب قبلہ نے ایک مختصر سا تاثراتی مضمون ''مشاہدؔ رضوی......میری نظر میں'' ارسال کیا جو اِس کتاب کے اخیر میں شامل ہے۔

☆......☆......☆

مُشاہدؔ رضوی......میری نظر میں

☆ علامہ محمد عبد المبین نعمانی قادری (المجمع الاسلامی، مبارک پور)

جناب ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی مالیگانوی کا نام اب ادبی دنیا میں نیا نہیں رہا، تین دہائی سے کچھ اور کی عمر کے اس جواں سال ادیب نے شعر و ادب کے میدان میں جو قلمی خدمات انجام دی ہیں وہ یقیناً سراہے جانے کے لائق ہے، ابتدا ہی سے آپ ادب و مذہب دونوں کو لے کر چل رہے ہیں۔ کم عمری ہی میں آپ نے اپنا نعتیہ دیوان ''لمعاتِ بخشش'' کے نام سے تیار کر لیا تھا، جو آپ کی فکری کاوش اور قلبی واردات کا نتیجہ ہے۔ بیس بائیس سال کے کسی نوجوان کا صاحبِ دیوان شاعر ہو جانا کوئی معمولی بات نہیں، جستہ جستہ اِس مجموعے کی نعتوں کا مطالعہ کیا اور محظوظ ہوا، اصلاح کی تو بڑے بڑوں کو بھی ضرورت ہوا کرتی ہے یہ تو ایک نومشق اور ننھے شاعر کا فکری سرمایہ ہے۔

نعتیہ دیوان کے ساتھ کئی اور کتابیں بھی آپ کے نوکِ قلم سے منظرِ عام پر آ چکی ہیں اور اہلِ علم و ادب سے کلماتِ تحسین وصول کر رہی ہیں۔

آپ کی دیگر تصانیف میں ''نثر رضا کے ادبی جواہر پارے'' اور ''عملی قواعدِ اردو'' نے مجھے زیادہ متاثر کیا، اول الذکر میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ کے نثری اور ادبی شہ پاروں کو بڑی خوبی اور مختصر تبصرے کے ساتھ جمع کر دیا ہے، جب کہ دوسری کتاب میں جو کہ صرف ۳۲؍صفحات پر ہے، دوسو اکتیس (۲۳۱) اصطلاحات کی تعریفات پر مشتمل ہے۔ اسی کو کہتے ہیں ''دریا کو کوزے میں بند کر دینا'' اِس کتاب پر یہ کہاوت پورے طور پر صادق آتی ہے۔

ابھی حال ہی میں ایک ایسی صنفِ ادب کو اپنی قلم کا نخچیر (یا اسیر) بنایا ہے جس سے کم ہی لوگ واقف ہیں، وہ ہے فنِ تشطیر، یعنی ایک ہی شعر کے دو مصرعوں کو درمیان سے الگ کر کے دو مصرعے ان کے درمیان میں اس طرح فٹ کر دیا جائے کہ چاروں مصرعوں کے مفہوم آپس میں مربوط ہو جائیں گویا یہ بھی تضمین ہی کی ایک شکل ہے لیکن نادر الوجود اور مشکل ہے، موصوف نے اس صنف میں طبع آزمائی کر کے اس صنفِ گم شدہ کو زندہ کر دیا ہے وہ بھی تقدیسی شاعری کے حوالے سے جو ہر اعتبار سے سراہے جانے کے لائق ہے، بہ طورِ مثال ایک تشطیر ؎

''غور سے سُن تو رضاؔ کعبہ سے آتی ہے صدا''

حجِ مبرور کا اب ہوگیا ارماں پورا

جاؤ تسکینِ دہِ دل گنبدِ خضرا دیکھو

''میری آنکھوں سے مرے پیارے کا روضہ دیکھو''

آپ کی دیگر تصانیف بھی قابلِ قدر اور لائقِ تحسین ہیں، ان میں سے چند کے نام کچھ اس طرح ہیں:

(۱) چہل حدیث مع گل دستۂ احادیث

(۲) اردو کی غیر معروف صنعتیں (۳) سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش طبعی

(۴) جنگِ آزادی ۱۸۵۷ء کا فتوائے جہاد اور علامہ فضل حق خیر آبادی کا قائدانہ کردار

(۵) تذکرۂ مجیب (۶) شادی کا اسلامی تصور

(۷) اقلیم نعت کا معتبر سفیر - سید نظمی مارہروی

(۸) گلشنِ اقوال (۹) رہنمائے نظامت

(۱۰) میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور علمائے عرب

یہ کل تیرہ کتابیں ہوئیں جو مطبوعہ ہیں، مسودات اِن کے علاوہ ہوں گے، جن میں تحقیقی مقالہ ''علامہ مصطفی رضا نوریؔ بریلوی حیات اور شاعری'' سب سے اہم ہے، آپ ادب و مذہب کے میدان میں مسلسل تصنیفی و تالیفی کام میں مصروف ہیں، درج بالا کتب کے علاوہ ادبِ اطفال کے حوالے سے بھی آپ کی کئی بہترین کتابیں منصۂ شہود پر آچکی ہیں، جو بچوں کی تعلیم و تربیت اور اُن میں زندگی کی بہتر اور اعلیٰ اقدار کے فروغ میں ممد و معاون ثابت ہوں گی۔ دعا گو ہوں کہ:

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

محمد عبد المبین نعمانی قادری

المجمع الاسلامی، ملت نگر، مبارک پور

اعظم گڑھ (یوپی)

26 / 05 / 2012

☆......☆......☆